

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّجَسِ

از تصانیف محدثہ الغفرین تہ المحدثین کتاب سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا الغفران
وفات: جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء

کتاب التعمیدات

اردو معرّف ایک صدی قدیم نسخہ

الذاء والدواء

کتاب غلام محمد نازک کشمیری

لاہور

پنجابی پریس لاہور میں باہرام میاں صاحب مدظلہ خاں بنجر کے
چھاپا۔

میں اہل علم اور باذوق حضرات کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

۱۳۳۴ ہجری میں شائع ہونے والا ایک صدی قدیم نسخہ نہایت تلاش و بصائر کے بعد احتیاط کے ساتھ سکین کر کے دوبارہ ۱۴۳۴ ہجری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا أَتَى النَّبِيَّ قَوْلًا إِلَّا بِوَحْيٍ مُبِينٍ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
 وَكَانُوا عَلَى آيَاتِهِ وَصِيحَةٍ بِالْغَيْبِ هُمْ لَا يُخَيَّبُونَ مَا أَتَى النَّبِيَّ قَوْلًا إِلَّا بِوَحْيٍ مُبِينٍ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
 انورہ و اعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن تعلق عوامی مسائل سے حیات میں کامیابی پر
 ہم کو اپنے مشائخِ محدث و علماء دین سے ان کی اجازت حاصل ہے۔ یہ وہ احادیث ہیں جو
 جو صغار و کمزور ہیں آدم کو اکثر عارض ہوتے ہیں۔ اور وہ اسقام ہیں۔ جن سے عاقبت
 کثیر حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً غصہ طے کرنے میں طبع پرورض کے ملنے ایک عوار و نازل کی جو
 اسی طبع ہر بیماری کے ملنے ایک وقایہ اتاری ہے۔ دفع ہر ارض و آلام و اوجہ و اسقام کے
 سفید و سیاہ صورتیں ہوتی ہیں۔ و یا دوسو کتب صحیفہ طریف میں طلب نبوی مذکور ہے کہ
 لوگ اپنی بے شعوری و ضعف ایمان کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اسی کی طرف
 صراحت لاتے ہیں۔ طلب ایمانی چھوڑ کر طلب دنیائی میں گر جاتے ہیں۔ اسی سے انکو توجہ اس کے نشی
 کا نہیں ہے۔ لیکن دعا کی طرف اکثر خلق کا احتیاد ہوتا ہے۔ وقت لائق عوارض کے اندر وغیرہ
 ہم کو توجہ نگاہ سے دیکھ کر لاش کرتے ہوئے ہیں۔ اور کوئی مہربان فقیر یا عابد سے علم میں کو ایسی
 دعا بجا دیتا ہے۔ جو مانور نہیں ہے۔ یا اس میں شرک ہوتا ہے۔ سو ہر چہ لفظ و درجہ اسطاعت
 یہ ہے۔ کہ انسان رقیہ نہ کرے۔ اور ذکر کرے کیونکہ اس پر وعدہ و قول جنت کا بلا ہے۔ حدیث
 صحیحہ میں آیا ہے۔ لیکن اکثر خلق شوق کل ملے اکثر نہیں ہوتی ہے۔ اچھے شائع نے رقیہ کو جائز کہا
 ہے۔ مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو۔ اور عربی زبان میں مفہوم الخیر ہے۔ ہندو شائع
 و اہل علم نے اس طبع کے رقیہ ذکر کیے ہیں اور دعائی ہیں۔ انکا نفع دیکھا گیا ہے۔ یہی ہے ان کی جان
 میں اکثر ان احادیث کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں مذکور ہے۔ شامل

ہم کو وظائف کی اجازت

اسی تعویذ شریعی کا حکم

اس کتاب صاحب کو وظائف کی اجازت

لَا تَلِيكَ اَنْتَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شَيْخٌ اَمَدٌ سَلَّطْتَ الْاَشَارَاتِ مِنْ كَرَاهِيَةِ اَنْ
 تَقْرَأَ الْوُجُودَ لَقَدْ عَمَتْ عَنْ لَيْسَ بِهَذَا الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَانْ اَعْلَمَ كَمَا تَأْتِيهِمْ كَيْفًا جَلَّةُ
 وَتَقْصِيْدُهُ لَا خِلَافَ لَكَ مِنْ اَحَدٍ ثَوَمِنْ ذِكْرِهِ وَارْتَدَّ اللَّهُ الْهَيْبَةُ عَلَيْهِ الْعَالَمُ الْاَوَّلِي
 قَالَ تَعَالَى اَمَنْ فِيهِ مَا اَوْدَعَ مِنْ اَسْرَارٍ وَكَلَّمَهَا لَمْ يَخْلُقْ بِالنَّوَابِيغِ
حكايت ایک درو سالج نے کہا ہے کہ جو کوئی سادہ سی پیرا ائمہ حیدر سیدی میں بارگاہ
 لطیفہ ساقہ رکھے گا اس کو ہدایت عظیم جس کا کوئی شمع اس کو ستارہ سیکھا باذن اللہ
 تم سے شری کہتے ہیں جو قوت ثابت ذلیل و قلم و اللہ لکھ سکے میں کہتا ہوں وہ قلمی
 نے ابن عرب سے رفتار روایت کیا ہے کہ ان جبریلین اذ جاءنی بالوحی قل ما یلقی
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ وہیل ہے اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن پاک
 کی ایک سرودت قرآن کی عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ اس سے حال
 بسم اللہ کا پوچھا تھا فرمایا ہُوَ اسْمُ مَنْ اَسْمَاءُ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَمِيْدِ اللَّهِ الْاَكْبَرِ
 الْاَكْمَلِیْنِ سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَدَا مِنْهَا مِنْ الْقَرِیْبِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي حَالِدٍ وَالْحَالِدِ
 وَالْاَسْمَاقِ وَالْبُؤُودِ الْخُرُوشِ وَالْحَلِیْبِ الْبَقْدِ اَوْعَى عَنْ ابْنِ عَدِیٍّ شَعْبِیُّ لَمْ یَسْمَعْ
 كَوَاسِمُ اَبْنِ اَبِي اَرَابَ بَخَارِی كَالْفَرْشِ یَسْجُدُ بِهٖ اِسْمُ اللَّهِ الْاَكْمَلِیْنِ وَاللَّهُ
 لَا تَرَى اَنَّهُ فِی حَمِیْدِ الْقُرْآنِ یُبْدِیْ اَرْبَعًا تَحْمِلُ كُلُّ اِسْمٍ حُرَّتِ عَلِیٌّ رَفِیْعًا كَقَرِیْنِ
 اِذْ اَوْتُمْتُ فِی وَرَیْطِهِ فَقُلْتُ لِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَوْلُ وَیَسَّوْنَهُ اَللَّهُ بِاللَّهِ
 الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ فَارْتَدَّ اللَّهُ تَعَالَى یَصْرِفُ لِحَامِ مَالِشَاءِ مِنْ اَوْ اَحَدٍ اَللَّهِ یَا رَوَاهُ ابْنُ
 السَّیِّیِّ وَالسَّبُوحُ فِی الْمَدْرِ الْمَشْهُورِ فِی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْمَضْمُونُ

⑪ "سید اللہ کا عجیب و آزدہ ۵۰۰ محل" بمبئی

۱۲) "سورہ فاتیحہ کی فضیلت ۱۹ نکات"

فضل سورتہ فاتحہ

فضل سورۃ فاطر
اس سورۃ میں جو فوائد و منافع ہیں ان کا احصاء ناممکن نہیں ہے
صحیحین میں آیا ہے کہ ما یذکرک انکما و مبینہ ایک جماعت
اہل علم نے اس کے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کی ہیں جو شخص اس کی قراءت بہذروت
کرتا ہے وہ عذاب و عذاب سے پر امید پاتا ہے۔ ابو سعید بن المعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
اَلْاٰخِرَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ هِيَ الشُّعْبُ الْمَثَانِي وَالْقُلُوْبُ الْمُنِيْمَةُ وَالْاٰخِرَةُ
یہ تصریح ہے جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورۃ
قرآن میں یہی فاتحہ ہے۔ اب نسی اور سورہ کو مثل فاتحہ کے عظم میں کہنا زیبا نہیں ہے
اس دلیل سے کہ ان سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم آیا ہے کیونکہ ثواب اور شے سے

”سورۃ فاتحہ کے ازموردہ وظائف“
 (۱۳) ابن القیم اور دیگر مشائخ کا تحریر

اور عظیم منصوص جو اس سورت کے لئے ہے۔ وہ اور کئے ہے۔ اس کا ثواب بقیہ سورت سے عظیم تر ہے حدیث مقتل بن یزید میں فرمایا ہے۔ جہ کو فاتحہ زیر عرش سے دی گئی ہے۔ رَوَاهُ طحاوی
 وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ۔ یعنی سورت بقرہ ذکر اقل ہے اور طہ و طہاسین و غلامہ الراح منک
 سے دسے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہے شرف پر
 اس سورت کے یہ مرتبہ دوسری سورت کو نہیں ہے حدیث اکابر میں سکو نقل قرآن
 فرمایا ہے۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ مَكِينٍ عَلَى حَرْفٍ مُسْتَلِدٍ اَبْلَ مُسَلِّم
 نے اس سورت کے تین نام ذکر کئے ہیں یہ دلیل ہے کمال شرف پر

مقیہ و جہم وغیرہ
 بہ سورۃ فاتحہ

در بیان سنت صحیح و حسن منہج کے اکتالیس بار فاتحہ کا درجہ چشم پر
 پڑھنا فی القلوب باذن خداست بخشش ہے بلکہ کہ در چشم پڑھنا
 ہے۔ اور ادعا طبع کو بھی نافرمانی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شری کہتے ہیں۔ وَقَدْ جَعَلْتُهَا لِيْلَةٍ
 مِيْرًا وَآوَةً وَآخِرَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَالْاَشْيَاءُ كُلُّهَا فِي حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَحْيِ الَّذِي لَا يَزِيْ
 اسی طرح اگر کوئی شخص مقید اس کا ایک سو گیارہ بار پڑھ کر ہوس بار کے بعد تیرہ سو گیارہ بار تیرہ
 قید میں سے جدا ہو جائے گی باذن اللہ تعالیٰ وَقَدْ جَعَلْتُهَا لِيْلَةٍ مِيْرًا وَآوَةً وَآخِرَةً
 تَرْسِيْدًا لِلْعَالَمِيْنَ وَالْعَوَامِّ وَالْعُلَمَاءِ مِنْ قَبْلِ نَسَبِ طَاعِنِيْهِ وَبَعْدَ كَلَامِيْ هَذَا مَسْئُوْرَةٌ
 فقیہ صالح بن محمد نے کہا ہے جس کو دُر باری کا ہو۔ اور وہ وقت صبح کے فاتحہ مع بسم اللہ
 پڑھ کر وہ دن اُمتوں پر دم کرے منہ اور پیٹ پر نہ پڑے پیر سے تو اس میں دس بیاس و بیاسی
 اور بعض علماء اسے کہا ہے۔ جو شخص ہر صبح فاتحہ اکتالیس بار پڑھے پڑا کر لکے اللہ تعالیٰ اس
 پر پھر قیام و حقیقت زرق مطلق مدق پہنچا دے اور بغیر محنت کے فقہا یا کرے گا۔
 باذن اللہ اس کے سوا اور فوائد بھی بہت ہیں۔ جن کا ذکر بعض دیگر قیامہ الائمہ اور دیگر
 مفتے میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے۔ اَلْاَمِيْحَةُ شِفَاءٌ لِّكُلِّ دَاءٍ يَهْدِيْهِ لِعَمُوْمِ خُوْدِ
 شامل ہے شہرہ واد قلب وقلب کو دھڑلے دیکھ سکتا ہے حسن ظن وکلام ہے وچھتر
 الترفیق۔

مقیہ طاعون بلحاظ فتح

ہم میں ایک بار وہا آئی شیخ عیسیٰ نے اپنے اصحاب کو
 حکم دیا کہ مرین طاعون پر فاتحہ ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو۔
 اور اس پر دم کرو وچھتر بار پڑھ کر دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا دی سویشہ میں مہربان
 سے کہا ہے۔ وَاَلَمْ يَجْعَلْ لَّكُمْ اٰيَاتٍ فِي الْقُرْاٰنِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ
 اَلَمْ اَوْفَا بِالْعٰقِبَةِ وَجَعَلْتُ لَهَا اٰيَاتٍ اَعْيٰبًا فِي الْقُرْاٰنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَفِيْ مَكْنَتٍ

والے کے پاس نہیں پہنچتا۔ حدیث ابو ہریرہ میں اسکو سید آیات قرآن کہلے ہے رقاۃ
ابن جبران وَصَفَحَةُ الْقُرْآنِ بِشَيْءٍ وَتَمَّالٌ بِرُفَيْفٍ حَاكِمٌ كَانَ قَدْ لَانَ سَمَهُ رَفَاعِيُونَ أَيْ يَابِسَ سَوْه
بقرون ایک آیت ہے جو سوار ہے آیات کی وہ جگہ میں پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں
سے نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے شوقانی فرماتے ہیں: فِي اثْبَاتِ الشَّيْطَانِ وَفِي لِهَذِهِ
الْآيَةِ عَلَى الْبَعْثِ الْإِيمَانُ الْقُرْآنُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ كَانَتْ سَيِّدَةُ الْقَدِيمِ لَا يَكُونُ إِلَّا مَعَهُ فَهُمْ
خِصَالًا وَلَا كَلَامَهُمْ عَمَلًا وَلَا تَوَهُدُهُمْ جَلَدًا اِثْبَاتُ هِيَ سِرَّتُ كَسِي الْمَلِكِ وَلَمْ يَكُنْ
نہیں جاتی لیکن ہر کسی شیطان اس کے پاس نہیں آتا۔ رَوَاهُ ابْنُ جِبْرَانَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ
الْمَنْصُورِيِّ رَفَعَا اس کو ترمذی نے من اور نسائی نے صحیح کہا ہے۔ حدیث صحیح میں
دار ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا۔ حدیث ابو ہریرہ
ہی آ ہے کہ شیطان نے ان سے کہا تھا کہ تو اسکو پڑھو قَاتِلُوا الْيَزِيدَ عَلَىكَ
مِنَ اللَّهِ خَافَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ بِكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِرَ حَضْرَت ۛ نے شکر فرمایا اَتَى مَرَدَكَ
فَهُوَ كَذُوبٌ أَخْرَجَهُ الْفَضَائِلُ مِمَّا كُنَّا هُمْ فِيهِ الْكَرْخَابُ خُوفًا كَلَّمَ تَعَالَى
شیطان نیند میں آکر ڈیجا تا قضا جب سے میں نے راکھ اسکا پڑھنا لازم کیا۔ تب سے
میں خواب میں ہاتھ نہیں دیکھتا ہوں۔ اور نہ خواب پریشان اس کثرت سے دیکھتا ہوں
ومن الحمد حضرت ۛ نے فرمایا ہے مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَضَلْهُ مَيِّنٌ
وَدَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمَوْتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ كَرِيمٍ بَعْدَ مَرَّاتٍ فَرَسَ كَيْ يَأْتِ
مع تسبیح نالہ علیہا السلام پڑھا کرتا ہوں کہ امام بقیہ رحمہ اللہ فضائل میں اس آیت شریعت
کے ایک مصنف مفید کہا ہے۔ اس میں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو ستر بار پڑھ
شمار عصر کے دن ججھے کے بائے خالی میں پڑھے گا وہ اپنے دل میں ایسا ہی حالت
پائے گا جو مہر و نہ حق پہ اس حالت میں جو دعا کرے گا۔ وہ قبول ہوگی اور جو شخص
اسکو تین سو تیر بار پڑھے گا اس کو بقیہ اس فیہ حاصل ہوگی۔ اور جس حرب میں پائی
ہی بار پڑھی جاوے گی۔ وہ لوگ غالب رہیں گے شرعی طریقہ فرماتے ہیں۔ اس حد میں
ایک سرعہ ہے، پیام رسولین کا صدر بھی تھا۔ اصحاب طاووس بھی لیتے ہی سقے۔ جن کے
حق میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کہا ہے۔ كَذُوبٌ فِيْهِ قَلِيلٌ لَّيْلَةٌ غَلَبَتْ فِيْهِ كَثْرَةُ
يَاؤُفَ اللَّهُ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب بھی دن بھر کے اسی تھکتے۔ ہر خوف
کفار یا اس دن غالب ہے فَمَنْ قَرَأَ طَرِيقَ الْآيَةِ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ لَا يَسْتَأْذِنُهَا مِمَّا
سَاوَاهَا لَمْ يَكُنْ مُعَدًّا بِمَا يَجْعَلُ الْإِيمَانَ مِمَّا تَوَقَّعُوا كَيْدَ بَلَدِي اللَّهِ تَعَالَى

شیطان نفوذ نہیں

۱۲ امام ابو نعیم ابراہیم کا خبریں بحال
۱۷ جو مبارک خواص بحال

فقط
سوره الانعام

۴۰ سورہ کہف کی آیات

[illegible]

دوس باور قوتی بلو بلو (۱۵)

میں نے یہ سنا کہ بکھریا جاتا ہے۔ ہم اسکو اپنے مروون پر پڑھیں۔ آخر حجة المشاکل والی یاد
 ابن ماجة تو ابن حبان و صحیحہ او احمد و الحاکم و صحیحہ ابی یزید کامل وہ ہوتا ہے
 جو اس کالب باب خاص ہر سویرورت لب لباب و خاص کتاب ہے مروون پر پڑھیں
 کو اس لئے فرمایا کہ اس میں نوکر احیا ہوتے و نفع صور کا ہے یا ایک خاصیت ہے تمغین
 کی مروون پر حدیث اثنی عشریں ایک بل پڑھنا اس کا بار ہوس بار قرآن مجید پڑھنے کے کیا
 ہے۔ آخر حجة الترمذی و قتال حدیث اثنی عشریں حدیث جناب میں فرمایا ہے کہ کوئی
 اس کو رات میں اتنے بار پڑھتا ہے وہ بکھریا جاتا ہے۔ رات ابن حبان و
 ابن السیسی شریعہ و ملتے ہیں۔ بعض احادیث میں آیت ہے لیس یا قنوت لہ

ہیں جو دو رکعت میں قبل شکر کے پڑھی جاتی ہیں۔ اخلاص و کافرون ان خصوصیات میں ہیں کہ پہلی رکعت میں دو سو پچاس رکعت میں پچاس رکعت ہیں اور چار رکعت میں ایک سو پچاس رکعت ہیں۔ اور یہی صواب ہے ان دونوں سورتوں کا ان دونوں رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے۔ شرعی رہنمائی میں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پچیس ساری دنیا کے شہریہ اس دن محفوظ رہے وہ یقیناً ذلالت و غلطی سے محفوظ رہے گا۔ **وَقَالَ ذَٰلِكُمْ كِتَابٌ قَدِيمٌ** انتہی

سورہ افواج و نصر الشری اسکو حدیث ابن عباس میں ہے کہ قرآن فرمایا ہے **رَأَى الْوَسْطَى** کہ اسکی سند ضعیف ہے۔ واللہ اعلم ابن شہاب زہری سے کہا کہ تم یہ سورت اور کافرون پڑھا کرو۔ یہ فقہ کو دینا کرتی ہے۔

سورہ اخلاص حدیث ابوسعید وغیرہ ایک کثرت صواب کی احادیث میں اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے۔ رواہ الشیخان اور پانچ گشت قرآن کے فرمایا ہے۔ **رَوَاهُ**

الْجَارِی **وَأَوْدَقَ النَّسَائِیُّ** ابوالدرداء کا لفظ روایہ ہے کہ تم عاجز ہو اس سے کہ اسکو ثلث قرآن پڑھو کہ بعد اہم بات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ فہمرا یا **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** ثلث قرآن ہے۔ **رَوَاهُ الشَّیْخَانِ** وخیروہما شکوکانی ورائی ہیں۔ **وَقَدْ نَقَلَ كُنْزُ الْعَرَبِ** انقران بعلیل ضعیفہ۔ **وَأَوْدَقَ الْإِسْلَامِ** ان یقیناً **إِنَّ هَٰذَا بَشِيرٌ لِّدَعْوَتِهِمْ عَلَيْهِمْ** **وَلَبِثْنَا الْكَشْفُ عَنْ وَجْهِهِ** **وَهَلْ كُنَّا أَسَٰبِرًا** **وَمَا تَقْدَمُ** انتہی حدیث ابوسعید میں فرمایا ہے۔ کہ حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے یہ سورت

آخر تک پڑھی فرمایا۔ **وَجِبَتْ وَجِبَتْ** یعنی واجب ہو گئی پوچھا کیا۔ فرمایا **جِبَتْ** **أَخْرَجَهُ الْوَسْطَى** **وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ** **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ** **وَأَخْرَجَهُ مَا لَيْكُ فِي الْكَلَامِ** **وَالنَّسَائِيُّ** **وَالْحَاكِمِيُّ** **وَقَالَ حَبِيبُ الْأَسَدِ** اس سورت کے حق میں احادیث کثیر و آتی ہیں وہ دلیل ہیں۔ عظم فضل پر اس سورت میں سنت رحمن ہے جو کوئی اسکو پڑھتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔ حدیث اس میں آیا ہے۔ ایک شخص اس کو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا۔ پوچھا تو کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔ **يُحِبُّكَ يَا هَٰذَا أَذْغَلَكَ الْخَبْرُ** یعنی اسکی محبت جو کہ جنت میں سے گئی **أَخْرَجَهُ الْوَسْطَى**

حکایت ابوامامہ باہلی روایت کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک میں تھے۔ جبریل آئے ان کے ہمارے مقررہ فرشتے تھے کہ حیا زہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے جبریل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑ و پیر

”حق سے بھاری“

ثلث قرآن کا ثواب

سورہ اخلاص کا عشق جلی ہو گا

معاویہ بن معاویہ کا اعتراف

مکہ دیا وہ چمک گئے۔ حضرت نے مسیتہ کو دیکھا مایوس و سعادہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی۔ پھر کہا اے جبرائیل
 سعادۃ اس رستے کو کس طرح پہونچنے کا تراوت قل ہو اللہ احد سے کھڑے بیٹھے سوا پیا و
 وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ بِمَا تَشَاءُ فِي كِتَابٍ ذِكْرًا لِّبَنِي الْبَرَّةِ حضرت علیؓ علیہ السلام معبودین
 کو پڑھ کر ماقول پہونچتے پھر ان مقبول پر وقت خواب کے پھرتے اور اگر وہ مشہد ہوتے
 تو دوسرے کو نہ کرتے بعض علمائے کہاتے ہن و اقلب علی قبرا و قبرا قال کل شیء و
 کفی کل شیء فی الدنیا و الاخرۃ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ وہ سورت ہے کہ دیکو اسکو پڑھ کر
 سیر شکم ہو جائے۔ ہر سا پٹھ ہے میرا پ ہو جائے۔ اسم ہر اللہ اسباب یا نعمات ہے جو
 اس کا ذکر ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اسکو اکل و شرب سے بہ نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد
 کہے تھے نہیں بعض نے تعداد اسکی ایک سو چوبیس بار بتائی ہے۔ و علیٰ لی اللہ الخیر
 و صم تخلو تین اس اسم کی تکرار کرنے سے جہان تک بن سکے تعب گر سکی و تشنگی معلوم نہیں
 ہوتا۔ اگر کوئی اس سورت کو سبق ارنہ لینے خرگوش کی جلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تو پیام
 و بن و اس کے ضرر سے امن میں رہے۔ باذن اللہ تعالیٰ۔ اور اگر گھر میں جاتے وقت
 پڑھ لیا کرے تو فقر و دور ہو کر سید مرتق ہو جائے۔ قرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا
 ہے کہ جو کوئی سورہ اخلاص میں پڑھ بیگا۔ تو قفسہ قبر میں نہ پڑھے گا۔ اور
 ضعف قبر سے امن میں رہے گا۔ ملائکہ اسکو اپنے بازو میں پرائٹھا کر صراط سے لاکر دین کر
 وہ جنت میں جا پہونچے گا۔ انبئے میں نے پیش مان سے مرض موت میں کہہ دیا تھا کہ اس
 سورت کو پڑھا کر وہ وہ بہت چڑھتی قطین۔ عَفْوَ اللہ لَهَا وَ لَنَا

سورہ خلق و ناس علی
 اکل و شرب و بیماری

۱۷

خرگوش کی جلی پر لکھنے والا خاص عمل

صاحب کتاب کا اپنی والدین کو سورہ اخلاص پڑھنے کا کہنا

سورہ خلق و ناس

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامرؓ سے فرمایا تھا۔
سورہ خلق و ناس اَلَا اَعْلَمُكَ اَنْبِیَانِ سُوْرَتِیْنِ قُرْآنِیْنِ اَوَّلُھَا الْیَاقُوْثُ وَ اَلْاٰخِرُ الْاٰمِنْ
 دوسری روایت میں یوں ہے۔ یا عقبہ تَعُوْذُ بِھِمَا فَمَا تَعُوْذُ فَمَعُوْذُ فَمِیْثَیْھِمَا مَحْجُوْر
 مِنْ جَنّٰتٍ وَ اَلْحَآئِیَۃِ یَعُوْذُھُمَا اَوَّلُھَا یَعِیْسُ وَ الْاٰخِرُ اِسْمٰوِیْلُ اس حدیث کی عقبہ سے
 مسلم میں یوں ہے۔ اَلَمْ تَرَ اٰیٰتِ الْاَنْزِلٰتِ الْفٰیضَۃِ الْمَدْرِیْنِ فَمِنْھُمَا قُلُ الْاَعُوْذُ یُؤْتِ الْاَلٰفِیْنَ
 وَقُلُ الْاَعُوْذُ یُؤْتِ الْاَنْسَاسِ حَآکِمُ کَافٍ یَہُ۔ یا عقبہ تَعُوْذُ قُلُ الْاَعُوْذُ یُؤْتِ الْاَلٰفِیْنَ
 فَاَنْتَ لَنْ تَقْرَءَ سُوْرَۃَ اَحَبِّ اِلَیَّ اللّٰہِ وَ اَنْ تَلْکَ مِنْھَا قَآءِیْنِ اَسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَقْرَءَ لَمْ
 تَفْعَلْ یدیل احادیث ہیں۔ ان کے مزید فضل پر عقبہ کہتے ہیں۔ مجھ سے فرمایا تھا۔
 تو ان دونوں کو سوتے اور اٹھتے وقت پڑھا کر کسی سائل نے سوال اور کسی سچید
 نے ان کی بار بار استعاذہ نہیں کیا۔ رَکَّآءُ ابْنِ اَبِی شَیْبَہ وَ اَحْمَدُ قَالَا لَمْ یَا فَعَلْ

کہ وہ سورہ واقعہ پڑھا کریں۔ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے۔ یہ کوئی سورہ واقعہ ہر رات پڑھا کر لیا۔ اس کو کبھی فائدہ نہ ہوگا امام ابن عبد البر نے کتاب التہذیب میں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ قوۃ الخواصدہ کل یوم لک نصیبہ کا قائل آید ایضاً علماء فرمایا ہے جو شخص اس صورت کو ایک مجلس میں پڑھائیں بار پڑھیں۔ اسکی حاجت پوری ہوگی۔ خصوصاً وہ حاجت جو مطلق طلب مذکور ہے۔ اور جو شخص اسکو بعد عصر کے ہمیشہ پڑھتا رہے گا۔ اس کو اسباب مسرت نظر آتے رہیں گے۔ اسکی طرح سورہ انا انزلناہ بطیب فنائیں مشہور ہے۔

سورۃ النزل لہ فی بیۃ القدر

بعض علما نے کہا ہے جسکو کوئی حاجت طرف الشرکے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو پڑھ کر اکتالیس بار یہ

وَعَاكِسَةً وَبَدَنِي حَاجَتِ الْكَلْبُ. انْشَاءً لِمَنْ وَهَّاجَتْ لُورِي هَوْنِي. هِيَ كَمَا كَرِهَتْ يَدُ مَجْرِبٍ سَيْفٍ
الْقَسَّةُ يَا مَنْ يَكُونُ مِنْ خَلْقٍ جَمِيعًا وَلَا يَكُنِّي مِنْهُ أَحَدٌ مِنْ شَأْنِهِ يَا أَحَدُ
يَا مَنْ لَا أَحَدٌ أَنْفَعُكَ الرَّجَاءُ وَلَا يَنْفَعُكَ الْإِسْمَالُ الْإِيمَانُ وَالْأَمَانَةُ
الْعَلَقُ لَا إِلَيْكَ يَا غِيَاثَ السَّعِيدِينَ أَفِيضْ

بعض علماء نے کہا ہے جو کوئی اس سورت کو تین بار اور ساتھ لکھا کر
 بار بار پڑھتا رہے گا یہ بار بار پڑھتا رہے گا یہ بار بار پڑھتا رہے گا یہ بار بار پڑھتا رہے گا
 باذن اللہ تعالیٰ۔

سورہ ظہر جو اس سورت کو ہر روز وقت طلوع فجر کے پڑھے گا۔ اونی برکت اسکی یہ
 دیکھے گا۔ کہ ہر دن زندگی جدید اس کو ملے گا۔ جس کی ہمارے دین وہ نہ تھا۔
 اور اس دن سائے حوا ہر اس کے پوسے ہونگے دل اس کے لئے نرم پڑ جائیں گے اور
 ہر نصرت ملے گی۔ اس کے فضائل مانتے ہیں۔

باب دوم بیان یہاں عود علی آفات کے جو انسان کو حیات و ممات میں فکوحہ کرتا ہے

[illegible]

(۴۹) رفع حاجت کے لئے خبر عمل

اسباب موت کا معین ہونا

فتح بائی و ملا علی قلی کی کہانی

تفہیم کو وقت کی رعایت

کا یہی کلمہ تھا سعادہ البخاری۔ اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگ تمہارے
 صلے جمع ہوئے ہیں۔ تم لوگوں کو صحابہ نے یہی کلمہ کیا مسلماً لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جب کوئی
 اور ہم آتا تو اس کلمہ کو کہتے سنتے میں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے۔
 الَّذِي قَالَ تَحَدَّثُوا لَكُمْ فَانصتُوا لَكُمْ فَانصتُوا لَهُمْ فَانصتُوا لَهُمْ فَانصتُوا لَهُمْ
 وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانقلبوا فغير من الله وقيل لكم فاستمعوا لهم
 یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اس کلمے کے قائل کو کوئی برائی نہ لگے گی۔ میں نے اس کا تجربہ
 کیا۔ ہمیشہ مجرب پایا۔ قرآن پاک سے یہی دو عمل حدیث سے ہی ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ
 دوسری دعا اور دوسرا کلمہ اس پر بھی وعدہ نجات کا کیا ہے۔ اور یہ دونوں عمل حدیث سے
 بھی ثابت ہیں۔ مثل ان کے کوئی دوسرا عمل جس پر جملہ کتاب و سنت و اتفاق قرآن و
 حدیث ہو سوا ان دونوں کلموں کے اور معلوم نہیں ہوتے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان، بنیاء
 علیہم اب سے قرآن پاک میں منقول ہیں۔ قَسَمْنَا لَهُ مَا آفَظَكُم شَانَهُ اَكْبَرُ رُوَاثِ
 بخاری میں یوں آیا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَنَشْكُرَ لَهُ
 الْعَرْشُ الْعَظِيمُ لَمْ يَكُنْ لَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَرَبٍ يَبُولُكَ
 حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اس میں یہ بات ہے کہ پہلے اس ذکر کو کہے پھر استعاذہ
 کرے پھر کلمہ حسبن اللہ پر ختم کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کو قرآن میں بھی فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کو قرآن میں بھی فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کو قرآن میں بھی فرمایا ہے

دعا کر کے ایضاً
 کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تو وقت کرے سکے کہا کرے
 اللَّهُ رَبِّي لَا أَكْفُرُ بِهِ فَكُنَّا رِقَالًا أَهْمُ وَوَدَّ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ حَيَاتُ طَبْرَانِ
 لے تین بار کہنا انکا دیا وہ کیا ہے وَأَخْصَرَجَ ابْنُ مَسْجُودٍ أَيْضًا عَالِشَهُ شَا لَفْظِ يَہ
 کہ حضرت نے اپنے اہل بیت کو جمع کر کے فرمایا۔ تم میں جب کسی کو غم یا کرب پہونچے تو دوایں
 کہے۔ اللَّهُ رَبِّي لَا أَكْفُرُ بِهِ فَكُنَّا رِقَالًا أَهْمُ وَوَدَّ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ حَيَاتُ طَبْرَانِ
 کچھ غصہ بنی ہاشم کے کہا تھا ہے ہم کو کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت یا مولیٰ چلا
 فرمایا اَوْ اَمْسَا ابْ أَحَدُكُمْ هَكَذَا فَيَقُولُ مَا أَقُولُ فَلْيَقُلْ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبْتَهُ بَيْنَ حَضْرَتِ صَلَّی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو اور وانسے کے پیر سے اور ہم گھر میں تھے فرمایا لے بنی
 مطلب لَوْ أَنزَلَ بِكُمْ كُتُوبٌ أَوْ حُجْدٌ أَوْ لَوْ أَنَّكُمْ كُفَرْتُمْ لَأَنفَكْنَا اس کے استاؤ میں ابو یوسف
 ضعیف ہے رِیَا الطَّبْرَانِ بَنِي الْأَكْبَرِ يَدْرُكُونَ طَبْرَانِ اس کلمہ مبارک کا تجربہ
 کیا اتفاق مجرب پایا واللہ اعلم

میں تھی۔ وہ فرمے تھے، اے علم بالصواب!

ابو سعید کہتے ہیں حضرت نے کہا تم کو چہن کیونکر آئے صاحب
 قرآن بلا و امر مولانا کہ
 قرن مشہد میں قرن لے ہوئے کان رکھتے تھے کہ کس دم حکم ہو۔
 کہ میں اس کو پہچانوں اصحاب حضرت پر یہ بات گراں گذری فرمایا۔ تم یوں کہو حسنیتاً
 اللہ و نعم الوکیل علی اللہ تو کفار و اعداء اللہ و ذی القربین فقال حدیث حسنیتاً سو جبکہ صورت
 امر مولانا کو کہہ کر کلامیت کرتا ہے۔ تو پھر کسی اور پر اسے حقیر کی کیا ہستی ہے یہ سوال
 ہے ہر مرد و عورت کوئی تالیف و تراجم ہو تو یوں کہے۔ بِقَدْرِ اللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَعَلَى
 مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَسَائِي كَانَتْ تَقْطَعُ يَدَيْهِ بِهَذَا قَلْبُكَ عَلَيْكَ أَمْ تَقْطَعُ
 قَدْرَ اللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ

عوف بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں۔ حضرت نے در بیان یہ شخصوں کے نبیل
 دعا غلبہ امر کیا متدعی علیہ کہہ حسنیتی اللہ و نعم الوکیل فرمایا۔ اس شخص کو
 بلاؤ۔ وہ کیا اس سے فرمایا۔ تو نے کیا کہا اس نے عرض کیا کہ میں نے یہ کہا فرمایا اللہ و نعم
 کرتا ہے۔ عوف بن مالک نے یہ کہیں لے کر ہو بیاری لازم ہے اور جب تجھ پر کوئی امر غلبہ کرے
 تب تو یوں کہ حسنیتی اللہ و نعم الوکیل رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ شَوَّكَانِي وَرَوَاهُ فِي الْحَدِيثِ
 ذَلِيلٌ عَلَى مَنْ لَا يَحْقُقُ هَذَا الَّذِي عَاوَدُوا إِذَا عَابَدُوا الْإِسْلَامَ وَنَحْنُ وَفَعِيلٌ عَلَى
 لینے معاملہ مقدمہ میں ماریت ایک معمولی بات ہے اس پر اس کلمے کا کہنا کیا۔ اس کو تو
 وقت مقبولیت امر جہاں کہے تو عاب کرے۔ اس کی قدر سمجھے

دریث ابی سلمہ میں فرمایا ہے تم میں سے جب کسی کو مصیبت پہنچے
 دعا علی مصیبت تو وہ یوں کہے۔ اِنَّ لِلَّهِ وَرَنَا الَّذِي يَحْيِي الْمَوْتِ وَيُخْرِجُكَ مِنَ الْمَقْبَرَةِ
 مُصِيبَتِي لَمْ يَحْزَنِي فَيَعَا وَابْدَلَنِي مِنْهَا خَيْرًا وَرَأَوُا اَنَّ الْقَوْمَ يَذُنُّوْنَ قَالَ عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا
 الْوَجْهِ وَنَحْنُ كَرَامَتٍ مَلَائِكَةٍ سَلَّمَ كَانَتْ لَهُمْ سَلَامٌ سَلَامٌ يَوْمَئِذٍ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تَقْبَلُ
 مُصِيبَةً يَقْبَلُ اِنَّ اللَّهَ لَمَّا يَخْلُقُ خَلْقًا يَخْلُقُ فِيهِ مَعْصِيَتِي وَخَلَقَ فِي جَبْرًا مَعْنَاهَا اَلَمْ
 یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہیے۔ موت ہو یا اور کچھ اللہ تعالیٰ اس کے کہنے سے خلقت
 خیر و عطا فرماتا ہے اہل علم کو اس کا تجربہ ہوتا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اس کا تجربہ پایا کہ بعد
 موت ابی سلمہ کے یہ دعا کی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اَجِبْنِي اَلَمْ تَدْعُ بِي اَمْ تَرَى اَنْتَ اَمْرِي وَتَرَى
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَلَمَةَ فَخَلَفَ فِي خَيْرِ امْنَةٍ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّم

تفہان و الدین سید بیان

جو کوئی ہم دیکھتا ہو

جو کوئی مصیبت پہنچے

ام سلمہ کا تجربہ

اور اولیاء کا اختلاف ہو کوئی جائز کہے کوئی ناجائز اس جگہ نیکان ہے کہ ترک اولیٰ ہر فعل سے اور وقوف افعیل ہے۔ قول بجاز سے اسلئے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں۔ اور شرک چوبیٹی کی پال سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پہ سے بھی زیادہ تر پوشیدہ ہے۔ اور معلوم ہے کہ اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشے گا مگر تو بہ سے اور ہرعت کے بہتر و رواغے ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے۔ اور سر ضلالت نام میں ہے اس لئے وقوف میں نجات ہے۔ اور جڑت کرنے میں ہلاک و ہذا صریح میں آیا ہے۔ اَلْمُؤْمِنُونَ وَتَقَاتُوا عَنِ الشَّيْطَانِ شُرَكَ وَتَوْحِيدِ كَمَلِ چیز ہے۔ ابن کہ در میان میں امور مشبہ ہیں۔ جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے اس وجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ الْكُفَرُ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهْمٌ مُّشْرِكُوْنَ یہ جگہ اس مسئلے کو بسطی نہیں ہے۔ اسکا محل کتب متصلہ بالکتاب والستہ ہیں و میرا علم ۛ

[illegible][illegible]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت مصعبہ کو واسطے دفع نزع کے یہ کلمات سکھائے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ مَغْضَبِهِ وَرَعْنَاهُ يَا اَرْسَلَ عِبَادًا وَفِيْنَهُ سَكْرَاتِ الشَّيْطَانِ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنَ

"اسلام کا سرور ایک عمل"
 "شیطان سے نڈر نہ بننا"
 "عقروں کو بھی کلمہ معلوم ہو"
 "ایک سو وقت یہ پڑھیں"

یہی علاج ہے جو مذکور ہوا اور اللہ تعالیٰ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالیٰ پناہ دے گا۔ اور سب
 اعمال سے زیادہ سوا اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نماز افضل عبادات ہے
 اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پریشانی ہوگی۔ ہذا جن امور کا خیال خارج نمازیں
 نہیں ہوتا ہے ان کا سوا اسی حالت میں اندہ سیف کے خلیش کرتا ہو اور دور دور جا بجا فکر و خیال
 دور رہتا ہے۔ تاہم فعل عبارت خراب ہو کر نمازی ہکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے۔ یہ
 غریب خنجر ہے بھی بدتر اور غریب تر ہے۔ جو کہ اس حالت طہارت میں ذکر یہ کرتا ہے۔ اور
 ہر وادی میں لئے پھرتا ہے۔ اس کے علاج میں یہی ہیں۔ جو اس جگہ مذکور ہوئے **اللَّهُمَّ**
إِنِّي أَسْتَغِيثُكَ بِكَ مِنْ شَوْصَمَةِ الْقُلُوبِ وَشَتَاتِ الْأَفْئِدَةِ

ابو رافع **ع** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا
دعا کا نیا نسخہ جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو وہ مجھ کو یاد کر کے مجھ پر درود بھیجے اور یہ
 کہے کہ **وَكَلَّمَ اللَّهُ بِحَقِّهِ مَنْ ذَكَرَنِي بِمُسْوَمَةِ الْقُلُوبِ** مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے
 معاصم ثلثین میں مروی ہے **وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي مُسْنَدِهِ** ایضاً شوکانی کہتے ہیں۔ **فِيهِ إِشَارَةٌ**
إِلَى أَنَّ سَبِّكَ ذَاكَ ذِكْرٌ لِي مِنْ تَذَكُّرِي وَتَذَكُّرِي أَهْلَ عِلِّيَّةِ الْعِلْبِ إِنَّ ذَاكَ يَكُونُ مِنْ تَسْتَعِذِّ
الْأَنْفُسِ وَوَلَكِنْ هَذَا إِشَارَةٌ مِنَ الصَّادِقِ الْمَكْدُوقِ وَإِنَّ كَذَلِكَ تَكُنْ مَعْرُوفَةً فِي السَّيِّئَاتِ
فَهِيَ أَقْدَمُ مِنْ كُلِّ طَيْبٍ أَخْرَجَ هَذَا الْحَدِيثَ ایضاً ابن السیثی فی عمل اليوم والیکبر
 اتنی سے گوش تو شنیدہ ام کر دے وارو درود میں مگر گوش تو رسید

اس باب سے ابن ابن اسنی نے ایک اثر ابن عباس سے روایت کیا ہے اور
پاؤں کا نیا نسخہ نیز ابن عمر سے جب پاؤں سن پڑ جائے تو اس شخص کو یاد کرے۔ جو سب سے
 زیادہ اسکو لوگوں میں محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں۔ **بِئْسَ فِي ذَلِكَ مَا يُفِيدُ أَنَّ لِهَذَا حَكْمًا**
الْمُرْفُوعَ فَقَدْ يَكُونُ مَسْرُوعًا بِشَيْءٍ هَذَا العجیب والحق یوت **الْأَخْطَمُ لِكُلِّ مَسْلُومٍ هُوَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیسے بھی ذکر و تذکرہ کیا و ذمہ لایق و ذلک
 فی کتاب اللہ سبحانہ فضل قولہ **إِنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ** قال تعالیٰ **فَيُحِبِّكُمْ اللَّهُ** وَ
كَمَا فِي حَدِيثٍ بَيْنَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَدْحًا حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ فقال لہ
 الثانی **أَحَبُّ إِلَيْهِ** انتہی یہ استدلال شوکانی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب عظیم
 ہونے پر بنایا ہے صریح و واضح ہے اللہ تعالیٰ ہم کو محبت ایسے محبوب عظیم کی بظہل محبوب معنوی
 کہا یہ یعنی اور کما حقہ عطا کرے۔ اللہم آمین ابن اسنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت سے
 ذکر کی جاتی ہے کہ **مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** انشاء اللہ

"عازم و سوسے"

"حبیب کا نیا نسخہ"

عجوب کا نام لینا

یا محمد بڑھنے سے باؤں ٹھیک ہو گیا

ماہنامہ نورانی

عبدالغنی خان صاحب

عبدالغنی خان صاحب

ماہنامہ نورانی

فی النور قد جانا رہے گا۔ سلف کو ہسکا تجوہ ہوا ہے۔ وہ دھڑلہ شری کہتے ہیں ایک بار پاؤں
 ابن عباسؓ کا سن ہو گیا تھا کہا یا اَلْحَسَنُ اَلْحَسَنُ فی النور کہل گیا۔ اچھے لکھن اس قدر سے کیفیت
 صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بلا تندرایت کیا ہے ایک سترہ سترہ دفعہ خدا کی یہ بھی ہے
 کہ جو پاؤں یا ماتھن میں ہو اس کے ناخنوں پر تھوک لگائے حذر داخل ہو جاوے گا۔ اسکو
 شری نے مجرب کہا ہے وانشاء اللہ اعلم نو

اس کے دور کرنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کے
 دعائی غیبی قسم
 رَقَاۃُ الشَّيْطَانِ مِنْ حَدِيْثِ سَلِيْمَانَ بْنِ صُرَّرٍ يُّعْذِلُوْهُ وَفِيْهِ قِصَّةٌ
 سن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
 دلیل ہے اس بات پر کہ غیب متبیب ہوتا ہو عمل شیطان سے اسی لئے اس سے استعاذہ
 کرنا کہ فرمایا ہے سو جسکی شخص کو امراض میں یا موعظت صدر میں غصہ آئے وہ جان لے کہ
 شیطان اسکو سادہ تلاوت کرتا ہے۔ اور کسی طاقت شیطان نے اسکو چھوایا ہے شوکانی
 فرماتے ہیں۔ وَفِيْ هٰذَا مَا يَزِيْهِ عَنِ الْقَضَبِ كُلِّ مَنْ يُّؤَدِّئُ لَآيَاتِ الْكُوْنِ فِيْ يَدِ الشَّيْطَانِ
 يَضُرُّهُ كَيْفَ يَشَاءُ اَوْ تَهَيَّ اِيْكَ مَلِيْ غَضَبِ كَايِ يٰهِيَ مَكْرُهَا سَوْتُوْهُ يَحْلُطُ يٰهِيَ اَوْ تُو
 لیٹ جائے اس پر بھی غصہ دبائے تو خاک پر سیدہ کرے۔ وضو کر کے و باشر الترتیق بخلاص
 مہلکات کے ایک ہلکسیہ غصہ ہی سے نو

جو شخص بزرگانِ فتنہ کو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے۔ مزید
 وعاء حد لسان یزید زبانی کی
 کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ درپ
 لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کہہ گیا میں تو برون میں سویا اللہ تم سے استغفار کرنا ہوتا
 اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالحَاكِمُ وَقَالَ يَحْيٰى عَنْ عَلِيٍّ مَوْلٰی مَوْلٰی زَبِ لَسَانِ کہتے ہیں
 فتنہ بچنے کو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب وزب زبانی کا یہ گناہ انسان کے ہوتے ہیں
 سوجب اللہ تعالیٰ ان دلوں کو بخش دے گا۔ یہ سبب استغفار کے تو وہ سبب بھی دور ہو جائیگا
 بچے حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم ہے یہ بات انہوں نے واسطہ تعلیم من
 کے ارشاد فرمائی ہے۔ کہ جب کوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے جو

ایک مکتب نے پام علی بن ابی طالب کے مکر کیا میں انا زکرتا بتے سے عاجز
 دعائی قرص
 ہو گیا ہوں۔ میری کچھ مدد کرو فرمایا میں نے ذکر وہ کلمات نہ سہا دیں۔ جو حضرت سے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو سکھائے تھے اگر باجیل صیر کے تج پر قرص ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ
 اسکو تج سے لدا کر دیگا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ عَنْ حَرِّ اَمَلِكْ رَاٰ شَيْءٌ لِّلْغُلَامِ

مَنْ لَشَاءَ بِسَيِّدِكَ الْخَيْرَ أَيْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَتَوَلَّى لِمِ الْكَيْلِ فِي التَّعْلِيلِ وَتَوَلَّى لِمِ الْكَيْلِ فِي التَّعْلِيلِ
 فِي الْكَيْلِ فَتَحْسِرُجْ أَتَى مِنْ اللَّيْلِ وَتَحْسِرُجْ الْمَيْتِ مِنْ أَتَى وَتَوَلَّى مِنْ لَشَاءَ بِسَيِّدِكَ
 حِسَابُ رَحْمَنِ الْقَدِيرِ وَالْخَيْرِ وَتَحْسِرُجْ مَا تَعْلَى مِنْ تَشَاءَ بِسَيِّدِكَ وَتَحْسِرُجْ مِنْ تَشَاءَ
 بِسَيِّدِكَ رَحْمَةً تَحْسِرُجْ بِهَا عَنْ رَحْمَتِهِ مَنْ سَيَّوَالَهُ أَنْوَاجُهُ الطَّبِيعَاتِ
 یہ حدیث اس سے بھی رفعا آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ حال اس کے ثقات ہیں۔
 ہو سید رفعا کہتے ہیں۔ ابراہامہ نے کہا مجھ پر ہجوم و دیون ہو گئے ہیں۔ فرمایا اَنْتَا اَعْلَمُ
 كَلَامًا اِنْ اَفْلَحْتَ اَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَفَقِي رَيْبَكَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَايَا صَبَحَ وَ
 شَامَ يَدْعَايَا اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَيْبَةِ الْخَرْنِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَيْلِ
 وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخَيْبِ وَالْخَيْلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْغَلَبِ وَفَقَرِ الْفَقْرِ وَفَقْرِ الْفَقْرِ وَفَقْرِ الْفَقْرِ
 ہوا اسے کہتے ہیں۔ فقہم لَنْتَ فَاذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَفَقِي رَيْبَكَ بَلَى شَوَاكِي كَتَبَتْ هِيَ۔ وَلَا
 مُطْعَنٌ فِي اسْتِثْنَاءِ هَذَا الْحَدِيثِ یہ حدیث مختصر بخاری میں بھی آئی ہے اور تجرب
 ہے میں اسکو اند نماز کے بعد تشہد کے پڑھتا ہوں مگر صحیح روایت میں بالیقین حضور
 قلبہ کے ساتھ نہیں ہے لیکن بکثرت اظہار صادق معذوق سے ہمیشہ اثر اسکا مرفوع
 ہم و حزن و فہرہ حال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں و صد الحمد

صالح بن ابی شامہ

ابن عمر بن الخطاب

دعائی نظر سہل بن صلیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرت
 سہل بن صلیف نے سہل کے سینے پر اُتو مار کے کہا۔ فَيَسِدِ اللَّهُ أَلْفَ مَرَّةٍ اَذْهَبَتْ
 حَزَنَهَا وَبَرَدَهَا وَرَحِمَهَا بِمَا كَانَتْ تَدْعُو إِلَيْهِ وَدَاوَهُ كَرَمٌ هُوَ سَيِّدُهَا
 يُوَادُّهُ أَحَدُ كَرَمٍ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ فَجَبَلَتْ شَيْئًا يَجْعَلُهُ قَلْبُهُ بِالْبَرَكَةِ قَاتِ
 الْعَيْنِ حَقَّ اَخْوَعَهُ النَّسَائِيُّ وَهَذَا الْقَوْلُ وَاعْلَا كَرَمٌ وَابْنُ مَاحِظَةَ وَاحْمَدُ بْنُ
 سَعْدٍ كَتَبَتْ هِيَ۔ اگر دہر ہو جب کو نظر لگی ہو تو اس کے منہ میں چار بار بار منور اسیر
 میں تین بار دیون کہہ کر یہو کہہ سے لا باس اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ الثَّانِي الشَّيْءُ اَنْتَ
 الشَّيْءُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَلَا اَنْتَ اَخْبِرْهُ هُنَّ ابْنُ شَيْبَةَ شَوَاكِي فَرَايَا مَتَلِ
 سے کاسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہوا تجربہ پر اعتماد کیا ہوا۔ وَلَا يَخْفَاكَ اَنْ
 الرَّفِيدَةُ اَنْتَا يَنْتَهَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِمَا صَدَقَتْ فِي نَبِيِّ
 اَوْ مَبْلُ غَايِبًا يُكَلِّمُ مَنْ اَصَابَتْهُ الْعَيْنُ مِنْ اَدَمٍ وَغَيْرِهِ لَنْ حَدِيثَ عَالِشَ فِي يَدِ
 کہ حضرت عیادت کرتے بعض اہل بیت کی آمد و ست راسٹ سے سہل کے فرماتے اَللَّهُمَّ
 اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ الثَّانِي الشَّيْءُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَلَا اَنْتَ اَخْبِرْهُ هُنَّ ابْنُ شَيْبَةَ شَوَاكِي

ابن عمر بن الخطاب

شیخاؤ لہ یغادر سقمًا ذوا الشہان یہ حدیث مروی معنی ہے اثر معروف ابن مسعود
 سے اور ظاہر یہ ہے کہ ابن مسعود نے اسی حدیث کے اقتداء پر رقیہ دیا کیا ہوا ہے کہ یہ کچھ
 شخص ساتویں آدم کے نہیں ہے تو

ابن بن کعب کہتے ہیں ایک اعرابی کو ٹہلہ تھا لیکن جنون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 دعا دی کہ اسکو اپنے سانسے پٹھا کرنا تو ہمارے قلوب پر ہی پھر والی اللہ
 واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم یا یقولون پھر ایہ اگر ہی اور اللہ مافی
 السموات وما فی الارض ما اقر بقرہ و شہد اللہ لا الہ الا ہو ما اقر آیات
 قین و بکد اللہ الایۃ تاحسینین یہ آیت سورہ اعراف میں ہے فقالی اللہ ما اقر بقرہ
 پھر اس آیات اول صفات کی الاربع اور تین آیات آخر سورہ حشر کی و اللہ تعالیٰ
 حکم دیا الایہ سورہ جن سے و قل ہو اللہ احد و معوذتین آخر جہاد احمد
 و الناکہ و قال علیہم اس کے آخرین یہ ہی کہا ہے کہ مقام الرعیل کا کہ لکھ لکھ
 شیا قطع اس کو بن ماجہ و احمد نے بھی روایت کیا ہے۔ لیکن اسکی سند میں ابو خطاب
 ضعیف ہے باقی رجال رجال صحیح میں۔ یہ حدیث دلیل ہے مشر و عبیت رقیہ جنون پر
 مطابق اس حدیث کے اس میں اس پر دلیل ہے کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان
 کے ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہ و یہ یمن فم قول من قال انہ لا سبیل للشیطان
 الا فی ذلک قالہ الشیطان معلوم ہو کہ یہ آیات آمیب زندہ کو بھی نافع ہوتی ہیں۔

بازن اللہ سبحانہ

دعا جنون ایضاً ملازمین صہار کا گزر ایک قوم پر ہوا۔ وہ ان ایک دیوانہ تھا۔ جب کو زنجیر میں
 لاندہ رکھا تھا۔ انہوں نے اسکو فاسمہ الکتاب سے رقیہ کیا۔ وہ اچھا ہو گیا۔ قوم نے سوکریاں
 دیں یہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے فرمایا۔ ہل الا ہذا کلہم من
 کل یوقیہ لایل فقد اکت یوقیہ حق ہذا لفظ آبی و اود و اسناد و حکیمہ ایک روایت
 میں آیا ہے کہ تین دن تک جمع و تمام فاسمہ پڑھ کے ٹھوک جمع کر کے فوکتے و آخر وجہ
 النسانی و ابن السبئی ایضاً۔

۱۔ پارہ اول سورہ بقرہ رکوع اول ۲۔ پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع بتم ۳۔ پارہ سوم سورہ
 بقرہ رکوع چہم ۴۔ پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع دوم ۵۔ پارہ چہم سورہ بقرہ رکوع ہفتم ۶۔
 پارہ چہم سورہ مومنون رکوع ششم ۷۔ پارہ ہفتم سورہ جن رکوع اول ۸۔

دیوانہ کی اسب زنجیر میں بنان

جنون کا علاج

ٹھوک میں اثر

عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ اسْمُ كُوسٍ وَرَدَّ مَانِ يَكُونُ شَيْءٌ مَذْقَاةً ابْنِ كُوسٍ لَا عَنْ قَلْبِ ابْنِ
 ابْنِ كُوسٍ مَوْثُوقًا شَوَاكِي فَرَاغَتْ مِنْهُ يَكُونُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ شَيْءًا تَنْحَطُّ عَنْ الْبَيْتِ
 مَعْلُومٌ مَعْلُومٌ وَتَكُونُ أَنْ يَكُونَ مَسْتَلْقًا ذَلِكَ الْبَيْتُ الْبَيْتُ

انسان کیلئے ہیں۔ حضرت علیہ السلام کو جب یہ پوچھا گیا کہ اس پر کون سا
 میں سے یا صاحب میں سے تو یہ دعا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ وَتَعْنِيْ بِصَبْرِيْ وَاجْعَلْهُ

اَلْوَارِثَ عَنِّيْ وَادْنِ فِي الْعَدُوِّ مَا دُنِيَ وَانْقُصْ عَنِّيْ كُلَّ شَيْءٍ دُوًّا لِّمَا كُنْتُ اس میں دلیل
 ہے اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثمار کی اور ظالم پر نصرت ہونے کی جائز ہے۔ وَتَذَقُّ
 رَدَّتْ بِذَلِكَ اَحَاوِيْتُ وَوَلَعْتُ عَلَيْكَ اَيْتًا قَرَأْتُمُوهَا

جب کو جب آئے دیوں کہو لیسعہ اللہ انکبیر اسکو حکم دین ابی شیبہ نے بن عباس
 سے روایت کی ہے کہ حضرت علیہ السلام کو صلح و جمعی میں اس کے
 کا کہنا تعلیم فرماتے تھے۔ كَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَرِيْقٍ تَقْلِدُوْهُ مِنْ شَرِّ جَبَرِ الْمَآثِرِ
 هَذَا اَنْفَقْتُمْ اَكْبَرُ وَتَحْتَهُ مِصْرُ بَجَارِي مِثْنِ ابْنِ مَاسٍ سے آیا ہے کہ حضرت نے ایک عرابی
 کی میاوت کی کہا۔ لَا يَأْتِي طَهْوَرُ الشَّاءِ اَللّٰهُ تَعَالٰی اعلیٰ ہے کہ یہ آیت ہے کہ جب بپا
 ہے آگ کی یا پانی سے سرو پڑ رہا ہے۔ یہ علاج طب نبوی صوفی و شریعہ

فرید و فہرہ عثمان بن ابی العاص نے حضرت سے کہا جب سے میں سلام لایا ہوں
 میرے کہان میں درد رہتا ہے لڑا یا دور کی جگہ اچھی رکھنا اور تین بار
 بِسْمِ اللّٰہِ کہہ پڑھنا کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَتَذَرُّهُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاسْتَاذِرُ هَذَا
 اَلْفُكْلَ مَسْلُوْمًا وَذَوَاةَ مَالِكٍ ابْنِ اَلْوَلَدِ ابْنِ ابْنِ شَيْبَةَ وَاهْلُ الشَّيْخِ نَسَائِيْ
 زبیرہ کیا۔ کافِ حَبِّ اللّٰہِ مَا كَانَتْ فِيْ كُلِّ اَنْزِلِ الْاَصْرِيَّةِ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ حدیث
 دلیل ہے اس بات پر کہ بن میں جس جگہ درد ہو وہ بسم اللہ کہتا ہے تو سکھ اور یہ
 دعا ہے۔ جب ہے کہ وہ ایک جگہ میں ہو اور اگر کئی جگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ پر
 جگہ میں اس طرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں۔ وَفِي الْاَخْذِ اِلٰلِیْ تُوْذِيْ مِنْ هَذَا
 اَلْعَذِيْبِ مِثْرًا اَمْرًا اَلْبُكُوْرَ وَكَيْسَ لَعَانَ اَلطَّلَبِ الْعِلْمَ فَيَنْدِيْ التَّسْبِيْحَ لِلّٰہِ
 يَنْتَحِيْثِيْ يَكُنِيْ عَذُوْا اَلشَّرَّ كَقِيْةٍ لَا اَقْصَا وَتَذَرُّهُ اَنْتِ

کعب بن مالک نے کہا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے
 وجود اللہ میں جب کوئی الم پاؤ تو بچھے اللہ کے نام کہہ کر سات بار یہ کہے۔ اَعُوْذُ بِفَضْلِ
 اللّٰہِ وَتَذَرُّهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ رُوَاہُ اَلْعَمَلُ وَاسْتَاذِرُ اَنْتِ

انسان کیلئے ہیں۔ حضرت علیہ السلام کو جب یہ پوچھا گیا کہ اس پر کون سا

میں سے یا صاحب میں سے تو یہ دعا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ وَتَعْنِيْ بِصَبْرِيْ وَاجْعَلْهُ

انسان کیلئے ہیں۔ حضرت علیہ السلام کو جب یہ پوچھا گیا کہ اس پر کون سا

میں سے یا صاحب میں سے تو یہ دعا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ وَتَعْنِيْ بِصَبْرِيْ وَاجْعَلْهُ

انسان کیلئے ہیں۔ حضرت علیہ السلام کو جب یہ پوچھا گیا کہ اس پر کون سا

وہاں کے مچلے مسدودات حرر کے ہے۔ بلکہ جو ہر طرف دین کے عالم ہوئے وہ نزدیک
مومن کے ضرور دنیا سے سخت تر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ لیکو آؤ موت کی کرنا بہ سبب کسی
شے کے اشیائے کوئی ہی چیز کیوں نہ ہو۔ بچا جائے۔ بلکہ اس متناسخہ عدول کر کے طرف
اس دعا کی آئے و

اللہ اعلم بالصواب
دفعہ مرض علی

ابو سعید رز کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام آئے کہہ لے تم بیمار ہو کہا ان
کہا یا سید اللہ ارقی لک من شئ یؤذیک و من شئ یغنی عنک و قلن یا
اللہ ارقی لک لیس اللہ ارقی لک اخرجہ من شئ و التسمی و ابن مہجد
ابو ہریرہ مذ کا نقل ہے کہ حضرت میرے پاس آئے فرمایا۔ اے ارقی لک زقینہ قانی
یما حی توکل علیک التسمی میں نے کہا بلی یا قنی و ارقی فرمایا لیسید اللہ ارقی لک اللہ یغنی
من کل یؤذیک و من شئ التسمی ثبات بنی العقیقہ و بن شریحہ صیدا و اختد قینہ
یہ زقینہ کیا۔ اخرجہ لک ارقی و ابن کئی شعیبہ و ابن مہجد و صحیحہ الشیخون حدیث
علی بن رضی اللہ عنہ اس کے لئے کا مریض کو آیا ہے۔ اللہم اشیفہ اللہم عافہ اخرجہ
اللہم ارقی و التسمی و التماکیر و قال صحیحہ علی شریحہ الشیخون سلمان کو حضرت علی
علیہ آلہ وسلم نے بلایا وہ بیمار تھے کہا یا سلمان شفی اللہ عنک و عافک و نبک و عاف
فان فی ونبک و نبک الی مدد و ارجلک ارقہ التماکیر و دوسرے شخص جو اسے سلمان
نام اس مریض کا سہلہ عیشہ دہل ہے اس پر کہ مریض کے لئے یہ و ما کرنا ان الفاظ سے تجبیر
یعنی مریض اسے عباس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جسکی
دعا بھی مریض اسے حاضر نہیں ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اس کے بون کہے اشی اللہ
العظیم رب العرش الظہیر ان یشفی لک اللہ اسکو اس مرض سے عافیت دے گا۔ اخرجہ
ابو داؤد و الترمذی و حسنہ و ابن حبانہ و صحیحہ و التسمی و التماکیر و قال صحیحہ
علی شریحہ الشیخون حضرت نزدیک سر مریض کے بیٹے کہہ لے کلمات کہہ دو و التسمی و ابن
حبان یہ عدو ہر نبوت سے جو حکو بٹ اسکو سبب کرنا چاہتے ۔

دفعہ عافیت کا نبوی علی

شہد کی موت کے لئے دعا علی

سعد بن ابک کہتے ہیں۔ حضرت علیہ السلام نے دربارہ کو تو تعالیٰ
مریض موت لا الہ الا انت سبحانک اے تھکتہ موت الظالمین فرمایا ہے جس مومن
نے اسکو اپنی جگہ ہی میں پالیں بار پر نا اور مر گیا۔ اس کو اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر
اچھا ہو گیا اور سامنے گناہ کے بخشدیے گئے اخرجہ الناکم حدیث میں فائدہ چاہیے و
کرمت نہیں ہے کہ یہ دعا مریض مائل منازل شہداء کو دیتی ہے اور اگر بچ جاتا ہے

”اسم اعظم“

”جنت میں جانے کا عمل“

”تہذیب نری بہت ساری“

”سکرات ساقی کا عمل“

”جنت میں جانے کا عمل“

تو اس کے سامنے گنہ گشتہ یہ جاتے ہیں شوکانی فرماتے ہیں: یہ کچھ مستبعد نہیں ہے اس لئے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم

مرض موت ایضاً ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے شہادت کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جس نے کہا لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا اِلهَ اِلاَّ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلَہٗ الْمُلْكُ وَلَہٗ الْحَمْدُ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ اپنی بیماری میں پھر مر گیا۔ تو آگ میں گود کہا ہے علیؑ اَخْرَجْتُمُ التَّوْمِيذَ وَحَسَنَةُ ابْنِ حَبَّانٍ وَصَحِيحَةُ اَبُو ذَرٍّ وَرَوَاهُ الشَّيْخَانِ فِي الْمَعْظَمَةِ اس کو بعد نسا نے بعد احوال و لا قوۃ الا باللہ کے یہ زیادہ کیا ہے کہ اپنی انگلیوں پر پانچ بار کنگر فرمایا۔ مَنْ قَالَ لَمَنْ فِي يَوْمِ اَوْفَى لِيَكِيهِ اَوْفَى مَكْرَمَةٍ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْفَى تِلْكَ الْمَكْرَمَةِ اَوْفَى ذٰلِكَ الشَّهْرُ عَفَرَ اللّٰهُ لَہٗ ذَنْبٌ شَوْكَانِي کہتے ہیں۔ طبرانی نے ہونا اس کے قائل کا اس لئے کہ یہ کلمات شتمل ہیں۔ توحید پر پانچ بار اور عافیت صحیحہ میں آیا ہے کہ مَنْ مَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَفَعَلَ الْحَسَنَةَ اَمْرًا يَاجِي ہے مَنْ كَانَ يَفِيءُ كُلَّ مِدَّةٍ لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَفَعَلَ الْحَسَنَةَ وَوَرَدَ بِهَذَا الْمَعْنَى اَحَادِيثُ كَثِيْرَةٌ مَنْ تَجَمَّعَتْ مِنْ الصَّحَابَةِ فِي الْمَغْنَمَةِ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهَا

مرض موت ایضاً حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں میں نے حضرت کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھ سے دکھاتے ہوئے کہتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْفِضْ لِيْ ذَرْوِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتَّوْمِيذُ مراد رفیق علی سے انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں جسکا ذکر و حسن اُولَیِّئِكَ رَفِیْعًا میں آیا ہے یا ملا کہ مقررین جنکو ملا علی فرمایا ہے جو پھر نے کہا۔ رفیق علی جنت ہے یا یہ دعا ہر مسلمان کی کما یقال اللّٰهُ رَفِیْقٌ بِعِبَادِهِ

ایضاً مرض موت عائشہ کہتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بزن ہانی کا رکھا تھا اس میں پانی تھا ڈال کر نہ مبارک پر پہرتے اور کہتے لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ اِنَّ بِالْمَوْتِ سَكْرَاتٍ پھر کہتے فی الرفیق الا علی یہاں تک کہ مقبوض ہوئے اور ماتہ جبکہ پڑا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتَّوْمِيذُ قَالَ الشَّيْخَانِ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ تَرْمِذِيٌّ كَالْفَقْدِ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى عَمَلِ مِثْلِ الْمَوْتِ وَسَكْرَاتِ الْمَوْتِ عَمَلَاتِ سَمْرَادِ سَمْعَانِ مَوْتِ کی پڑنا۔

ایضاً مرض موت حدیث ابو سعید بن فرمایا ہے لَقِيْنَا اَمْرًا كَمَا لَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ

اُخْرِجَهُ مُسْلِمًا وَالْجُدَّاءُ وَالْثَوَمِذَعُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ اس باب میں ایک
جماعت صحابہ سے احادیث آئی ہیں۔ الجوداء کا تعلق یہ ہے لَقِيتُوا امْرَأَتَكَ قَوْلَ كَلَامٍ لَا
اللَّهُ مَرَاتُ مَعَيْنٍ سے ہے کہ حصارِ بیت کو کلمہ طیبہ یاد دلایا جس کیونکہ حدیث معاویہ بن جہل
میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا۔
وہ جنت میں جائیگا وَالْأَبُو أَوْدُ اس کی سند میں صالح بن ابی عریب کو ابن
مہان نے ثقات میں ذکر کیا ہے وَأَخْوَجِيَةُ ابْنُ أَحْمَدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ مُحَمَّدُ
الْإِسْهَارِيُّ وَقَدْ وَدَّتُ أَحَادِيثُ بِمَعْنَاهُ وَكَوْنَهَا الشُّكُوكَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
فِي مَشْرِحِ الشُّكُوكِ ۝

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہیل بن حنیف میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت کا اللہ سے بعد حق دل کرے کہ اللہ تعالیٰ اسکو معاف فرمادے

تہمہ پوریاں گاہ گوئیے بستر پر میرا ہے اسخوہیہ مسیہم ذاکوہ و اقدوالقوہ میذیہ
والنساء والبن ماعیہ شوکانی فرماتے ہیں۔ والحدیث بیذک علی مشرقیہ منوال
العبد لریبہ ان ینکب کہ الشہادۃ فان کنہما لہ فیما و کیمت وان لکم کیمتا
کہ نال منادل الشہداء و یلغہ اللہ اکیما و اعطاء مثل ما اعطاہم انہی
میں اس جگہ صدق دل سے کہتے ہیں یہ سوال کرنا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اَوْزِقْنِیْ شَہَادَۃً فِیْ
وَفِیْہِ لَکَ وَ اَعْمَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَیْکَ سَوَیْلَکَ اَللّٰھُمَّ اَمِّیْ

ابو سلمہ کے توفیق سے اشر علیہ آلہ وسلم نے ام سلمہ سے کہا یہ کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَوْ اَنْتَ غَفَبْتَ مِنْهُ عَقِبِيْ حَسَنَةً اَخْبَرْتَهُ مُسْلِمًا اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجِيٍّ
ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ یہ دعا کی
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ سَلَامَةً وَارْفَعْ فَدَحْتَهُ اِنِ السَّمْعَيْنِ قَدْ خَلَعَا فِي عَقِبِهِ فِي تَقَاتُرِ
فَاَعْرَانَا فَلَمْ يَأْزُبْ الْعَالَمَيْنِ وَافْسَحْ لَدُنِّيْ قَبِيْعًا وَلَوْ رَدَّ لَهٗ فَيُنَادِي تَحْسِبُهُ مُسْلِمًا وَ
فَابُو بَكْرٍ پھر اس پر یسین پڑھی اسلئے کہ حدیث متفقہ میں یسار میں فرمایا ہے کہ میں دل سے قرآن
کا کوئی شخص اس کو نہیں پڑھتا باراد کو خاود اور آخرت کن اللہ اس کو بخش دیتا ہے تم اس
کو اپنے مرون پر پڑھا کرو اَخْبَرْتَهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجِيٍّ وَابْنُ مَاجِيٍّ
وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَمُحَمَّدُ بْنُ لُكْنِ ابْنِ قَطَانَ نے اسکو معطل باضطراب و
ووقت و جہالت حال ابو عثمان راوی کہا ہے اور وار قطی نے ضعیف الاسناد بھولی
النسائی کہہا ہے وَلَا يَجُوزُ فِي نَسَابِ حَدِيثِهِ اَنْتَ ابْنُ حَبَابٍ نے کہا ہے

14/11/2023

"نیت کا دعاء"

دین محمد بن ابی بکر



۱۱ زیارت رسول مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ وسلم ۱۲

حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام

ادنیٰ ملحق
رابعہ کمال

افغانی لکھنؤ

سر کر شکر و صلیح پنجاب میوہ دم . . . و زہر است غلبہ کہ زہر بیداری است
 در بن اسلام رضی اللہ عنہ بعض معاون پر والی تھے۔ توگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں
 کہا اکثر سے اذان ہر وقت کہا کرو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا مگر کسی جن کو اذان نہ دیکھا۔
 حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے مجھ کو ہموم دیکھ کر فرمایا بعض ہیں
 اپنے کو حکم ہے کہ وہ تیسرے کان میں اذان کہیں۔ کہ یہ دوا درم بہت شے ایسا ہی کیا مجھ سے
 ہم دوسرے ہو گیا
 بعض علماء نے ایک مرغی والے کے داجے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت
 بھی تھی وہ اچھا ہو گیا۔
 بعض علماء صالحین نے کہا ہے آدمی جب راہ ہو جائے تو اذان کہے اور اسکو راہ
 بتا دے گا
 مسیحی بیری کہتے ہیں۔ ایک جماعت اہل اقتدار کی عادت تھی کہ وہ تقدیماً کلمہ رسول
 ان انعم علیکم عید بن علیہم ماتت ثم حزن علیکم بالوینین رؤف ورحیم دہرہ کان قولاً
 فعل صبی اللہ الہ الا ہو علیہ کو گنت و هو رب العرش العظیم بعد ہر نماز غرض کے
 یاد کرتے اسکتے تھے۔ ہما حفظ و یقاؤ رؤف بعد کہ انہ کو گمان ہے کہ ان بات قولہ خلیفہ مکتبہ
 صلا جوت تھی کہو کہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا ہے و من ینوکل علی اللہ فہو معہ فی کل شئ

نصرے الحرب
ولی کبیر احمد بن موسیٰ بن عیسیٰ نے کہا ہے۔ چار آیتیں ہیں۔ سامنے دشمن کے ٹپٹنے
سے دشمن مغلوب و مقہور ہو جاتا ہے آدمی جس شخص کے مخالف ہو اس کے دیر پر ٹپٹے اللہ اس کو شہرت
اس کے بچا لینگا۔ ہر آیت میں دس قاف ہیں ایک کتب لقرہ میں ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی الَّذِیْنَ هَمَّ
اِسْرَآئِیْلُ مِنْ نَبِیِّ مُوسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیِّهِمْ اَتَمِیْمٌ اَجَبْتَ دَنَا مَلٰکَۃُ مِّنْ رَّبِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا
مُحْسِنٌ مِّنْ کِتٰبٍ عَلَیْکُمْ الْقِتَالُ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَمْ قَالُوْا مَا لَنَا اَنْ لَا نَقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَقَدْ اَخْرَجَنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَاۤیْنَا فَمَلَمَّا کَتَبْتَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالَ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالْغٰفِلِیْنَ ۝ دوسری آل عمران میں لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِلٰی الْخَوٰلِیۃِ
مِیۡرَی سُوْرَہٗ نَّسَآءِ اَلَمْ تَرَ اِلٰی الَّذِیْنَ یُنۡبِیْ لِحٰۤمَتِہُمۡ کَقُوۡا اَیُّۤیۡدِیَکُمۡ اِلَیۡ اَصۡحٰبِ الْکُوۡلَیۡۃِ یَوۡمَیۡ
سُوْرَہٗ مَّائِدَہٗ مِیۡنَ وَ اَتَمَّلَ عَلَیْہِمۡ نَبَاۤءُہُنَّ اِذۡ ہَمَّ بِالْحَقِّ مَاۤ اَخْرَآتِ لِبَعۡثِ اِبۡلِیۡمَ لَمۡ یَکُنۡ
اِلَّا اَمَّاۡتُ کُوۡکُبُوۡکَ نِیۡرَہٗ وَغَیۡرَہِیۡں بِمَقَابِلَہٗ عَدُوۡہِ لَمَّا دِیَاہِیۡا سُوْرَہٗ اَنۡعَامِ کَیۡلِہٖ عَدُوۡہِ
بَعَاکَ جَابِیۡں۔ شرعی کہتے ہیں۔ وَقَدْ جَوَّبَ ذٰلِکَ وَ مَعَهُ شَہِیۡدُ اللّٰهِ تَعَالٰی

جو شخص سورہ ہود کو لکھ کر اپنے پاس رکھے کوئی حرت بیٹے نہیں اس پر اثر
 ہوتا رہتا رہے گا۔ بلکہ اس کو نصر و ظفر حاصل ہوگا۔ اور اس کی سببیت پر نیکی
 اس طرح اگر ایک شخص مٹی کی بیکر اور اس پر ستمقہمہ الخیمہ و یو کون الذہب و یو کون
 جہ ذلک بکھر دے دشمن پر پینیک لائے شکست دے دے جو جاتی ہے وہ وہ اللہ عزوجل
 اسی طرح میں رہو دشمن ختم لا ینصحنی کون کہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے بعض
 غزوات میں اس طرح کیا تھا۔ اور صحابہ کو اس کے کہنے کا حکم دیا تھا۔ جید بیٹ بن اسلمہ کا کہو
 ولا تروا الا بالله العلی العظیم کا کہتا وقت ملاقات دے دے منصف و عین حق۔ ابن ابی الدنیانے
 کہا ایک قوم نے ایک حصن کا حصار بلا دروم میں اور میں کر کہا اور تکبیر کی تلو بہت پڑا دشمن غبار
 گئے و لیسر الحمد والمنة

چشمِ ضم
یہ عورت واسطے نظر بد کے موجب ہے یہ آیت پڑھنی مستحبہ قال لا بدعوا بآب
من علی الناس ولا یکن الذرأۃ منکم لا یؤمنون کہ اگر جمع البصر علی نواہی من مذکورہ
لما جمیع البصر کو تین بین قیوب والی البصر سے اسے نافذ ہو کر جمیع اس طرح ہو
کوئی عائن یا ساحر کہ یا من ان کبر او اس کا نام لیکر وقت نظر لگائے کہ یا اثر تحریر کے پکڑے گا
تو عمل کا بل بنویا بیگا۔ شرحی کے کہ ہر قدر حیوت ذوالک و حکم سہل بن ضیف یعنی
کو نظر کے گئی تھی۔ حضرت علیہ السلام علیہ السلام نے عائن کو با شہد مرنہ انھوں کو دعو
اور عائن نہ کہ غسل کر دھوہ پا لی معیون پر وہ انورۃ العین ہو گیا۔

تجارت ریزی، علم، وضع صندوق العمل

⑤

فخر بن محمد

(Handwritten signature)

شیخ فرید الدین گاماترودہ علی

مجلس شورای اسلامی

مشکل سے چھٹکارا! دہلوی خاندان کا اسٹیج ۱۷

نماز استخاره
 یہ نماز صحیح بخاری میں جاری ہے اور عندہ علامہ ابوبکر بن عبد اللہ
 مالک و ابو سلمہ کو اس کی تعلیم کی تاریخ مزید تو جہتی جہتی بطرح کوئی صورت قرآن
 پاک کی سکھاتے تھے۔ اس طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے اور کہتے اِنَّ اَمْرًا كُنَّا لَعَلَّاهُ
 وَكَفَرْنَا مِنْ عَمَلِنَا لَوْ لَمْ يَنْصُرْنَا ثُمَّ اَنْبَقِلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْزُكَ بِمَلِكِكَ وَاسْتَعِیْزُكَ بِرَبِّكَ
 وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِذَا تَفَضَّلْتَ عَلٰی رَعَا اَقْلَمِدْ وَتَعَسَّكَ وَكَأَنَّكَ اَمَامُهُمْ وَانْتَ مَعَهُمْ
 اَنْتَ مَوْلٰی الْعَمَلِ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ الْاَعْلٰی اَمَّا هَذَا فَالْاَسْفَلِیْ وَلَیْسَیْ مَخْلُوعًا
 خَلِقًا اِنِّیْ رُبِّیْ وَرَبُّنَایْ اَعْمَاسُیْ وَفَافِیْهِ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَفَافِیْهِ كَانَتْ رَوْحُیْ
 وَلَیْسَ رَوْحُیْ ثُمَّ یَدْرُكُ لِیْ رَمِیْدًا وَاِنْ كُنْتَ تَعَسَّكَ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ كَمَنْ تَعَسَّكَ رُبِّیْ
 وَرَبُّنَایْ وَرَبُّنَایْ اَعْمَاسُیْ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَفَافِیْهِ كَانَتْ رَوْحُیْ وَفَافِیْهِ

→ ”صاحب کتاب کا اعمال سے شہرہ کا یقین“

[illegible][illegible]

شماره ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

ایات الخیر و یقال ان فیہا شفاء و من مائتہ ذالک محمد بن علی قنبر افعی
 قنبر افعی شیخ لہذا قنبر افعی ما ذہب اللہ عنہ ذالک میں کہا ہوں حدیث میں
 آیا ہے کہ جب وہ سحر کا گیا۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا۔ تو اس کے اندر ایک کتا کا ٹکڑا
 میں گیا رہ گیا۔ یہیں اسی طرح کے سبب سے حضرت علی علیہ السلام پر نزول معوذتین کا ہوا
 تھا۔ یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں۔ ہر ایک نے ہر ایک عقدی کو مل کر دیا۔ ان کی تاثیر وقوع سحر میں
 گویا منصوص سنت صحیحہ ہے و اللہ اعلم

برائی طاعت و عبادت اس آیت شریفہ کی غاصیت ہے کہ دل معزین کے اس شخص پر چہرہ
 ہو جاتے ہیں۔ اور کہہ کا مذہب سے نفع ہوتا ہے۔ شب جو کو نعت میں
 میں اس کو کہے اور میں ہر پڑے اور ہر اس کے بعد اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے قنبر افعی
 یہ نعت کہتے ہیں اور رسول کے عقد میں پرانہ جسے ازبنا اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا
 خان تو لا فقل حسینی اللہ لا الہ الا هو علیہ کو مکتب و هو رب العرش العظیم
 اس جگہ شری نے ایک غریبیت بدوح لکھی ہے اور وہ اکثر عمال میں مروج ہے مگر مجھ کو اس نام
 میں تردید ہے کوئی اس کو اللہ تعالیٰ کا نام بتاتا ہے۔ اور کوئی شیطان کا چنانچہ سید محمد بن اسماعیل
 امیر یافعی نے سن وفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے اسماء حسنی ہیں نہیں آیا اور
 نہ حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے ترک غریبیت ساقی اسکے اور ہے المؤمنون وقتا قوت
 عند الشیحات

ایضا برائی مطلقہ اس آیت کو یہ ظلم فارغ ارادہ جملوں سے پرکتے اور جماعت تنہا غفیر
 کو کہتے اللہ کے حکم سے سب باہم صلہ کریں گے۔ و ترونا ما فی
 صد ویرہم غیر الایۃ اس کے سوا ایک ترکیب کتابت سورہ فاتحہ کی کہی ہے جب کا
 اثر یہ ہے کہ درمیان زوجین وغیرہ انہیں کے موافقت پیدا ہو جائے اور اس کو قریب صحیح کہتے
 سورہ بل اتنے مشاک نہ عرفان و کتاب سے تا قول بصیر لکھے معمول نہ نور ہوگا
 برائے جلیب جب ہمارے مبارک ہے۔

برائی تسلیم و قبول اس کو مبارک کہہ کر نافع کیا ہے فاتحہ تمام لکھ کر پھر پکے۔ کما تہم
 یوم یرون ما یوعند ذلک الایۃ کا قصہ یوم یرون ما
 لم یلتوا الا عشیۃ لو تمحھا لیم اللہ الرحمن الرحیم اذا الشماخ انشقت
 الایۃ لقد کان فی قصصہم الایات اللہم یا احیا القیوم من النفس بالظلم
 النفس من العین خلتھا یا طفیلک و نعلک یا رحیم الرحمن رحیمین

لہ و تمام الایۃ بلیثوا الا ساقی صحن فصار لایلا و ۱۱۔ ۱۲۔ و تمام الایۃ بلیثوا الا ساقی صحن فصار لایلا و ۱۱۔ ۱۲۔
 دون کو ہماری اور حکاموں کے حکم سے شیخ الاسلام
 مصلوٹوں خدوہا بلیثوا
 "منازل و زیور"

فی الحدیث دلیل علی ان الشغل القرآن بحدوثہ و تفکر الخیر فیہ اللہ سبحانه یا فضل
 حیوایہ و شیبہ یا عظیمہ ثانیاً انتہی جمالی کہتے ہیں سے و من شغل القرآن عنہ سباً
 وکیل آخیر کل الذاکرین مکملہ اور حدیث ابن مسعود میں رہا ہر حرف پر سے گناہ و گناہ
 سے دوا القوم مذمت و قال حسن عظیم و من شغل و هذا جود عظیم و ذوات کبیر اور
 حدیث عائشہ میں نعماً ایسا ہے اماہر بالقرآن مع السفر الکرام المبرورہ والذی
 یفکر لا یتفکع بہ و هو عکسہ شاق فلہ الجوان نواہ الجاری و مسئلہ و کل
 کہتے ہیں الشغل هو التزوّد فی قیوایہ لیسفحت حفظہ او یثقل یسایہ فی الشغل
 دامت اماہر ناجیہ عظیمہ و صاریہ مع الملک المکررین و ذلک اجر
 لا یسبہ الجود و رتبہ لا تملأ ثلثہا و ثبہ انتہی **ف** اسرار عظیمہ و قولہ کثیر
 قرآن کریم بعد و حساب ہیں اور فضائل عظیمہ اس کے غیر متناہی خود اللہ تعالیٰ فرمایا ہے
 قل لو کان البحر ممدداً و اکملت لہ دینی لنتخذ البحر میقلاً ان تنفد کلمات ربی و لو فیما
 یسبہ مدناً اور فایا و لو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام و البحر یمدہ
 من بحدہ مبعثہ البحر ما فدت کلمات اللہ اور پھر اس کی صفت میں یہ ارشاد کیا ہے
 قل لو ان البحر ممدد و البحر علی ان یاکوا یمنل هذا القرآن لا یأتون بہ منہ
 و لو کان بجمعہم لبعثہم فیما یسبہ یہ کہتا ہے۔ انہو یکن یروون القرآن و لو کان من
 عند عظیم اللہ لوحد و فیہ احتیاجاً کثیراً شیخ محمد بن علی اندلی نے فریۃ الاسرار
 میں ذکر کیا ہے کہ جمع سور قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ باجماع علماء مقہدین اور اگر
 انقل و برارت کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی ہیں۔ ان سب میں
 افضل و اعظم سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص ہے باقی سب آیات قرآن عظیمہ و وہ سب جہیزار
 جہر سوچیا سٹو آیتیں ہیں۔ قول شہرہ پر ان میں سب سے زیادہ عظیم و افضل و اشرف
 و اکرم آیتہ الکرسی سے پھر یہ کہا ہے کہ لانی رائیت کثیراً من الاخوان فی دیار العرب
 و الاورم قد ترکوا قراءۃ القرآن و اکتبوا علی قراءۃ توفیقیات المشائخ فمشائخہم
 کمثل الذین اختاروا العقیق عن البواقیت و باللہ العظیم ان القرآن لغریک فی
 هذا الزمان و ما وقر علیہ تلک التوفیقیات حدیث ظاہر فی بیان فضلہا
 عن البقی علی اللہ علیہ فیکرم و ما وقر علیہا الاھمام و المناہلین حجبہ و دلیل
 علیہ و علیہ غیرہ ہوں ہو لا یشاب علی قراءۃ تلک التوفیقیات اذ الذی فیہ معالیم
 کما قالہ الحافظ بن جریر اما الکتاب علی قراءۃ القرآن فمقامہا میل کین

قرآن کریم اسرار و فوائد عظیمہ میں
 سب سے افضل و اعظم سورہ فاتحہ و اخلاص
 آیتہ الکرسی، اعظم افضل، انور و اکریم آیت

کیم و لین لہ یفسرہا لکثیرا للتعبد باعظم بجدہ من الیہ ذکا و الا لاجبۃ
 لہا لا یثقل علیہا من لہم و لو یجہدھا علیہا اکثر انکسار و قیل فیہ نقص
 فلیسا ان تفتن و رد اتمن الا فضل و الا عظم و الا شرب کفر آء القرآن انہی
 یام و نبوی کشف الکونین فراتے ہیں انظر و ایتھا الا کیا من و تفکرو و الیہا التالی
 علی القرآن و راہ و الا و الا لہی یشتغلون یفانی ہذا الشان من تزلیمات
 الشان اذ ہو ملکہ یفانی و القرآن یفانی و قیل لا یفصل من و ردی
 ما تمنا و یتجہد فی انصاف ایل علی مقایل القرآن و کو کانت ہذا التزلیمات
 ہو و ردی و من التبیہ و فی عصر الخلا فہ لا ہو و ہا او عر و ہا لا ہا
 ہو و فی قلوب الذین لہ یفسر و انصاف ایل القرآن و ہو اصلا و ہستہم و ہستہم
 من قو و القرآن انہی میں کہتا ہوں یہ آیت شریفہ اس دعا کی طرف بدالہ النعل اشار
 کہ ہے اولہ یفہمہا تا ازلہ علیک التلبس علیکم من فی ذلک لرحمت
 لہی یقو و یمنون کسی نے شبلی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مجھے کچھ صیت کرو فرمایا
 کلک کلک اللہ و دغ ما سوا و کن معہا کمرہ فہم فی حوہم یلجئون بعض
 ال یامن لہ فرمایا ہے لا یكون السوء مرید حتی یجد فی القرآن کل ما یزید و
 یمنہ التفتی من التبیہ و یستفی بکل ما ہو الی من کل مع العیہ
 یمن شایع لہ کہ ہے لا یفعل و رد ذلک غیر ما و رد فی التبیہ و التفتی لکن من
 ساء الا و کا و الا ملک فیند یجہد یمن الذکو و التلا و فی یفصل لک یقو
 قال و الا لک التفتی لک التفتی مر تبہ تطلبھا الا انسان من خیر
 الذی اوا و الا یفسر و الا و کو ہا من و دغ من الفقراء و رد اتمن غیر الیہ و
 التفتی فقل ساء الا و جب مع اللہ و رد سؤلہ بعض ادیار نے فرمایا ہے من
 التفتی لک التفتی و الی التفتی و من ساء الا و جب علی التفتی و ردی
 التفتی لک التفتی الغرض بڑی شرم کہ ضعف ایمان و غربت اسلام و فقدان احسان کی
 وجہ کہ دنیا میں روئے زمین پر قرآن کریم اندر مصاحف و صدور کے موجود و محفوظ ہوا و
 ہر سنت منظرہ اور کتب سن میں ہا و روم قوم ہوں اور پیرا و جو و رتو اسلام و ایمان
 انسان کے انسان ان کا کار کو اختیار نہ کرے ۔ اہل تلاوت قرآن پر مدیم نہ ہو اور فقر و
 و مشایخ و ادیار کے دعوات و اذکار ساختہ پر مانتہ پر جبکہ ہٹے امدان میں مقید
 و مدین کا ہوا اس سے بڑھ کر وہ کیا شقاوت ہوگی ان جو اعمالی صالحات و عزائم کو

"ادوار و اذکار و قرآن"

"فقرت مشایخ و مدین"

"مشایخ کا قول"

"ادوار و اذکار و قرآن"

"فقرت و علماء و مشایخ و ادیار کے دعوات و اذکار"

دیکھ کر مستحب رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں عبادت نظر زیادہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کہیں نظر کرنا
مستحب میں ترک نہ کرتے اور کہتے تھے۔ ہذا کتاب قرآن و کلام اللہ فہو سبب الیقین و کتاب اللہ
سیدہ ان یظن فیہ کلمۃ یوم و یعمل بہا امس و فیہ و یحبب ما لکما امام ابن
ابن العیین کتاب بلغہ السافرین فرماتے ہیں یکنی عن النبی اوقات تلاوة القرآن کقول النبی
اللہ متعہ مرات فی التسلیم قال لیس لک ان العبادات فیہ ہذا بین لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ
عبادۃ اللہ لیس لک فیہ ما لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ
ہے کہ آداب تلاوت قرآن تہذیب استقبال قبلہ حتی الامکان و تجوید را بخوبی ادا کروں و مد و شد
زور نگذاشتن و در مقام وقف وقف کردن اینست آداب ظاہری و اما آداب باطنی پس بتدریج
را تصور کروں گویا کہ یہ حضور رب العزت تلاوت می کنند و اوتعالیٰ در مقام استاد شستہ می بنشیند
و متبع یا تلمذ کردن کاین کلام را بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت و در صورت ثانی زبان از
حضرت رب العزت و گوش از خود تصور نمایند یا چہین مقام اشارہ فرمودہ است حضرت جعفر صادق
چنانچہ شیخ الشیوخ معوار کہ انانیان نقل کردہ اند ان یقول لا تسو کلاما لیس لک فیہ لیس لک فیہ لیس لک فیہ
ہر یک لیس لک فیہ مد و عبادت فرمودہ کہ تلم جعفر صادق حدیث وقت بمنزل شجرہ موسیٰ می شد
ان یقول انما اللہ رب العالمین می گفت انہی و ہائے دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ روایت ہما
مراغی مشرف شدہ بیعت نمودہ دوم فرمودند کہ در زمان لمیخہ صحابہ کرام برائے رسول اللہ ص
طریق مسلک بودند و طریق ازان موقوف شدہ یعنی صلوة و تلاوت قرآن سوم کہ ذکر است اقی
و در آن طریق نیز تفاوت بسیار راہ یافتہ بعد ازان طریق صلوة و تلاوت قرآن فرمودہ طریق صلوة
آنکہ بطور شغل ادا کردہ شود و طور تلاوت شریعتی اینست کہ خود را قاری و حق را مستمع تصور
نمائند کہ حضرت رب العالمین قرآن سے خوانند چنانچہ شاگرد بعضیوں سے فرمودہ و بے منتی
اینست کہ حق را قاری و خود را مستمع قرار دہد و زان طور نائب تصور کند و گوش را مستمع
گرایا حضرت حق بزبان کلام سے کند و من سے شنود و یقین است کہ درین تصور بہ سبب ظہیر
حبت مالیک عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب بالمشافہہ و امید بہ حاصل خواہگار و بد
و گرہ کشائے دعا خواہد شد و اکثر المثنیٰ استی

امام ابن ابی العیین کہتے ہیں یہ وہ حرز و حجاب ہے جو حضرت جسے اللہ
برائی عزد و حجاب
طیوہ وسلم نے من خواہد کہ پڑھا تھا اللہ نے ان کو شرف کلام سے کثرت
کی دودہ سپہ خط میں پھر کر کے لکھے اور امام شافعی نے وقت دخول کے مارون سے شیب پڑھا
تھا۔ اللہ نے ان کو شرف حق سے بچا لیا۔ اسکو مالک سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

نقصان اور نقص کی نظر سے محفوظ رہنا
یعنی

امام شافعی کا مجرب عمل

روایت کیا ہے کہ حضرت نے دن رات کہا شہد اللہ انہ لا الہ الا هو والستواکلا واولدا
 انیسوی تاہما بالیض لا الہ الا هو الذی فی الحکیمۃ ان اللین عند اللہ الا سلامہ پر کہا
 قاتل احمد بن محمد بن شہد اللہ بہ واستودع اللہ ہدیہ الشہادۃ وہی وولیعہ عندہ
 الی یوم القیامۃ اللہم انی اہود بقرۃ قد سیک وعظیم کربک وعظمتہ طہارتک من
 کل طوارق البلیۃ الہمارا الامار قاطری فی حقیرنا اللہ فاعلمک انک فیانی بک استغیث
 وانت مولا فی بک الود وانت عیاضی بک اعود دیا من ذلت لہ رات الحجابۃ وحکمتک
 لہ امتنان الفاعلۃ اعود بک من کثوف سیرک ونیان ذلک لہ لا یصرب عن سیرک
 انانی حوزک لیلی ونقاری وندہ فی وقراری فلقی واکسار فی وھیانی وھیانی
 وکرب شتاری وشیانک وشاری لا الہ الا انت سبحانک لعلک تفرعنا
 لعلک تفرعنا فی ات رجعتک رجعتی من ہوزیک وعبوب سرودات حیثک
 واذ علی فی حقیرنا لعلک رجعت علی حقیرنا ارحم الراحمین

شرحی حرکت میں تعانی عبد الدین شیرازی نے اپنی سند سے ایک حدیث متصل تا
 اسماء اللہ علیہا السلام بن سید المرعی نے روایت کی ہے ان اللہ تعالیٰ یسعدہ و یسعین اسماء من
 احصاھا وکل الجنة اس کی سند میں عمار بن زید بن عبدہ بن کافہ بابت تماش اسماء مذکور اور
 ہم ہو چکا ان کا بزرگ ایک شخص الی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا قرآن سے متفرق طور پر مع اسماء و
 بحوالہ ہر ایک حدیث کے ذکر کیا ہے اس کے بعد کہا ہے۔ قال عمارۃ قد عوت یحییٰ وانیسماء
 فبیرکۃ فو انبعاثی فیہ الاصابۃ وکلیما عتی جماعہ وکلۃ الخیر فی ان
 اصابۃ سیرۃ قال ابو ہریرۃ اللہ الذی لا الہ الا هو لقد دعوت بہا
 میرا کہتے ہوئے کہ یہ حدیث خفت علی فینی منہا الحککۃ فکلینی اللہ منہا وکلۃ
 اللہ انہی کلۃ من الشرح میں کہا ہوں۔ حدیث مذکور اس نکتہ سے ان اللہ یسعدہ و یسعین
 انصابۃ الا فاحد انت احصاھا وکل الجنة ابو ہریرۃ یعنی اس حدیث سے مراد ہمارے
 و مسلم میں گئی ہے اور اس کو ابن خزیمہ و ابو یوسف و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن منذر
 و ابن مردودہ و ابو نعیم و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے ایک طریق ابن مردودہ و ابو نعیم یوں فرماتے
 ہیں۔ منی وناہما استجاب اللہ دعاہما اور ہماری کا نکتہ یہ ہے۔ وکلیما عتی جماعہ
 احصاھا وکل الجنة لفظ معنی احصا ہے۔ یعنی احصا سے مراد حفظ ہے و
 لکل انما لا یستغنون لعل نے کہا ہے مراد احصا سے یہ دیکھنا ایک ایک کلمہ کا علیہ
 علیہ ہوا کہ ان کو شمار کر لیا ہے یا مراد علم و تدبر ہے ان کے معانی میں اور اطلاق حاصل

اسما حسنہ فضائل وحواس

پس بخت اللہ پر یہ کہ چون ایسے وقت کی فلاں فلاں ملک متیار ہو سکے وہاں انھیں ہم کو
 کا قتل و غوا اللہ پر قلمبند کہ لوگوں نے فلان فلاں شخصہ کی البر قلمبند مقصد و قتل
 یا تین یا اکل خنار کہ وہ اسی طرح کوئی شخص دیار میں قاتل پر اس بات کی مداومت کر گیا تو
 سہ سہادت ہے گا۔ اور تعلیم آفات میل و بہار سے سالم ہے گا۔ اور مال و ولد میں برکت
 و سہادت پائیگا۔ اللہ اعلم بحال و لا ادری علی قولہ کفار

"فالتوا في سبغيات معكم"

[Handwritten signature]

مصدقون جادو دریا

”صدفوں خزانہ کی حفاظت کیلئے“

برائی اجہار نعل اس آیت کو ایک طرف دھرتا باغ پر شب و دو شب کو بعد فجر ساعت شب کے لکھکر
سینہ زن پر کہے اس نے جو کچھ کیا ہوگا۔ سب کی خبر دیگی یسبیتی اسرائیل اذکوذا یغتنی
ہی اکت ملکت ملککد واتی فغلتکد علی العالمین اگر کرب تکلیف اذ اچنک من کل
آملو ایشہید و حینا یاک علی ہولہ شہیدناہ یومین یوذا الذین کفروا و عمو
الانمل کو تسوی مہید اکاذمن ولا یکتون اللہ عین شاہ ایک لوح ندریون ہند سے
کد راست میں رکھ کر صدق نامہ پر کہد یگا جو کچھ اس سے ہوا ہے۔ وہ سب کہہ ڈالے گی
اگر دس کا شناخت کرنا چاہیے۔ تو اس آیت کو نام پر پڑھے۔ اور اس میں نام اسکا اور اسکی
ان باز عفران معلول سے لکھکر اسکو پورست ہر ہ سے بنیے اور انسان پر کہہ دے تو وہ اپنے
صنیع کی خبر دے گا۔

برائی خریدنے جید کوئی چاہے کہ عربوں یا بطح حذیر کرے۔ اور ماقہ جید پر پڑھے تو اس آیت
الخیو یا مریث یا ہادیہ تو اسکا ماقہ مقصود پر پڑھیگا۔ اسی طرح سائر اشیا فاکہ ولبوں
بغیرہ کے لئے جہیں کہہ شہ ہو۔ اس طرح کرے آیت یہ ہے ایت البقرہ تشابہ علیکنا
قاراکا ایت مشاء اللہ لمہتکون ہ

برائی بکیر آب چاہ و نہر چاہ یا نہر میں جب پانی کم ہو جائے۔ تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر
اس کے ڈالے انشاء اللہ پانی اسکا بڑھ جائیگا۔ شہ قست
تو لبک من کمنی و ذلک الامیہ اسی طرح اگر گاؤ یا بکری کا دودھ کم ہو جائے۔ یا بالکل
خیر نہ۔ تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھکر آب پاک سے دھوکر اسکو پلائے دودھ
بڑھ جائیگا۔ باذن اللہ

برائی ہوا مہر و عشق جسکو کوئی معیت ہو نیچے اور عظیمہ الزین ہو یا عشق حریف وہ
اس آیت کو قبل طلوع فجر و ن کیشہ کو طرف پاک میں لکھکر آب تازہ
پر دوسے نوکر کے لگا تار میں دن تک اس شخص پر چھڑکے انشاء اللہ فیما یرجو عن یا تاجر
وکان من بنی قاتل معہ و بیون کثیر لا یلہ

برائی ہوا م کوئی سانپ اڑو یا پر غوث باقی نہ رہیگا۔ سب مر جائیں گے۔ اللہ ربی الذین
عسوی امین و یا رہینہ الامیہ ہو اگر اس کو چار ورق زمیون پر لکھکر چار ارکان بیت میں گاڑ
دیگا تو میں کوئی پرشہ باقی نہ رہیگا۔ اسی طرح اگر آیت سجدہ فک احسب ان التائبہ کی

مقدہ لکھ کر نعل کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

مقدہ لکھ کر کھال کا نعل

” زہر بیلے جانوروں سے چھٹکارا ”

بِأَلْفٍ وَمِائَةٍ ذِي الْقُرُونِ الَّذِينَ طَعَوْا إِلَى الْبَيْتِ وَكَانُوا فِيهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ
رَبُّكَ مِنْ مَطَرٍ مَذَّابِئَ رَبِّكَ لِيَا لِمِصْرَافٍ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْيَارُ يَوْمَ لَا يُؤْتِي مَكَانَهُ مَبْعَدٌ
فَلَا يُؤْتِي وَتَأْتِي آخِرُهُ

برای رطلان مع وشر [اگر اس آیت کو دیکھیں اطلاق میں الذین إذا التألی علی الناس یؤذون
وإذا تالوا سبوا وقرؤهم یفسدون آیا یکنون أو لئلا یفسدوا بعد ذلک یؤذون علیہم یؤذون
الناس ذب اللہ الیقوت ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی مکان میں ڈال دیا جائیگا تو یہ مع وشر اس کی باطل
ہرگز اس کی قدرت سے حال اسکا ناقص ہو جائیگا۔ اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ صاس
سیاہ پر ساعت نزل میں دن شنبہ کے لکھ کر موضع مراد میں ڈال دینے سے تحلیل مع وشر
ہو جاتی ہے

برای جرم عام [اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِیْلِ لَمَّا جَعَلَ لَکُم مِّنْ فِیْلِ لَکُمْ فِیْ غَیْبِ
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکُمْ لَمَّا جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ فِیْلِ لَکُمْ فِیْ غَیْبِ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکُمْ لَمَّا جَعَلَ لَکُمْ
ایک شفقہ کہ یہ میں لکھ کر کسی گہر وغیرہ میں دفن کر دیتے ہیں اس جگہ پر پتھر کرنے لگتے ہیں جب
میک کہ وہ شفقہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے اس کے بعد شرجی نے چند فراموش
بیکر آخر ایک مہر فائدہ بیان میں اسرار مفسر اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکبیر و اوقاف لکھ
میں یہ کہ یہ منافق حروف مقطوعہ قرآن کریم کے اور کہ منافق حروف مقطوعہ قرآن عظیم کے بیان
کئے ہیں یہ منافق غالباً اسی جس سے کہ میں جو حاجات اس رسلے میں لکھے گئے ہیں اسلئے
تحفیں ان کی اس جگہ کر اور غیر ضروری بھی لکھی اگر کوئی شخص یہ ہیر کار اسی قدر اعمال و غرام
پر بعد حصول اجازت اہدق ثبت و صلاح طریقہ عامل و تالیع ہو تو یہی غنیمت ہو اور یہ مقدار
واسطے صلاح تمام و باطن و حفظ صورت و بدن کے کافی وافی شافی کافی ہو سکتا ہے
نہ کہ اجازت ان غلام و عسکرات کی بالخصوص اجازت مثل قوان عمل کے نہیں ہے کہ
ایسا تالیف شرجی کی اجازت ہے ایک یا عانی عدم غلبہ و اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عائد
مطابق شرط غریبہ کے نہیں ہوتا۔ دوسرے معمولی لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا
اثر تو اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان سن العقیدہ قوی الایمان ہوں۔
اور عامل صاحب اخلاص و تقویٰ ہو ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت
قرآن کریم کی پڑھ کر ہونک دی تھی۔ سنہ الفجر آسیب دور ہو گیا۔ بعد چند روز کے
پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل شکر و وفات کر چکے تھے۔ ایک روز نے وہ آیت اعلیٰ
زبان سے شکر یاد کر لی تھی۔ جا کر اس شخص پر دم کی کچھ ٹانڈہ نہ ہوا۔ جب بار بار

” کسی مکان دکان پر جو ہر گز نہ لے لے “
” حروف مقطوعہ کے غلام و عسکرات “
” عامل صاحب اخلاص و تقویٰ ہو “

پڑے اور پہلے ہر کلمہ پر پے کہ دو گویا اگر کیا بہتر و نہ کیل کو جسم کی طرف نقل کرے۔ اور پھر
 ہر الحمد پڑے اسی طرح ہر حرف کیل سے داتا جملے۔ اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھا تا جملے
 تو آخر تک نہ پہنچے تاکہ شفا ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ نفع۔ میں کہتا ہوں۔ اس عمل
 کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب فتح الملک المجید المؤلف لنفع العبید میں بھی
 ذکر کیا ہے۔ لیکن حروف ابجد۔ ہر حرف کی کو مقطع کہنا بتایا ہے۔ یعنی ا ب ج د ہ ز
 پھر کہا ہے اَنْ مَنْ قَرَأَ مَا عَلَى الصُّورِ يَوْجِبُ بَرٍّ مِنْ سَاعَتِهِ فَمَا يَكُنْ اُخْرٍ لَهَا
 اِلَّا وَتَدَّ شُفَىٰ بِاَذْنِ اللّٰهِ لَكِنْ اَتَمَّ حُسْنِ النَّفْسِ مِنَ الْوَعْبِ وَالْمَعْرِفَةِ اَنْتَ هٰی اور شیخ
 نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے میں نے اسکو دوسرے پشیمان کیا فی الفور نفع ہوا اور اللہ

برائی رفع حاجت درد غائب و شغلے مریض

پہلی طرح حاجت کو رد و غائب رکھنے کے طریقے

ا) کاسم غائم پھر آنا چاہے یا فحشاءے بیار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتائیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چائیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر خنڈیا مارنے سے موت ہو جاتی ہے اسے شہادۃ العزیز و ہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

بڑی گزین سگ یوانہ

جسکو باولا لکھا کائے اور اس کے دیوانہ ہو جاتے کا ذکر ہو
تو اس آیت کو روئے کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے۔ اِنَّكَ يَكْنُوتُ
كَيْدًا اَكْبَدُ كَيْدًا اَفْيَقُلْ تَكْفِيْرِيْنَ اَوْ يَنْدَعِمُ تَرْجِيْدًا اور اس سگ خزیرہ کو جسے کہ ہر
دن ایک ٹکڑا کھایا کرے مولانا اسحاق سے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا بانا ت کا گزین لیٹ
کر کھائے اثر زہر رنگ کا جاتا رہیگا۔ انشاء اللہ

برسات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے۔ یہ عمل موافق حدیث کے ہے
 یا نوری و خفایا اور اس رسالے میں گزرا چکا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے
 شرح حزب النجس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی ہر دن سو بار اعلیٰ و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم
 پڑھیگا۔ اسکو فاقہ نہ ہو عمر بگاڑے

ہر اسے سنان جس رو کے کوہ بیاری ہر اس پر فاش ہو گئیں بار بوسلی میم بیلہ ساقیہ
 الخیر کے چاہیں روتہ تک دم کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا ہی چلتا
 اسکو مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

سورة وقت از سورة كهت كواثر الذرين اثنوا ويمكوا الضلعت
كانت لهم حبة الفردوس نزل لا حديد فيهما لا يبقيون منها

اصناف سے مشق اور انگریزی

1917

...will - ...

فانظر في كتابه

10/10/10

نظر قاب ہوتی اور جب کوئی تم سے دہلائے۔ تو وہ دود کہ شاید تہا سی ہی نظر لگی ہو۔ اس کا بل
اننا مٹ ہے فائل لا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا رکھا کہا اسکی بیٹھوڑی
میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہے کہ یہ جو لڑکے کو
کالا ٹیکا لگا جیتے ہیں۔ معلوم ہو کر بہ اسل بات نہیں۔ واللہ اعلم انتہے میں کہتا ہوں لگانا
سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے مولوی صاحب مرحوم کو میں
نے ہی دیکھا تھا۔ بیسے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے۔ بڑے موجد فقیہ متقی تھے
ان کی بہت کتابیں تھیں۔ نعیتمہ السالین ترجمہ قول الجلیل ترجمہ سر الشہادتیں میں
ترجمہ مشائق ترجمہ درالمنہار رسالہ جہاد و غیر غفر اللہ لنا و ہم۔

[illegible]

المجلس الأعلى للثقافة

1990-1991

بسم الله الرحمن الرحيم

"دعا کے لئے آمین"

نعمون لکم لکھنا دین

کرنا میری کوٹھری میں دو تپڑوں کے نیچے درمیان رکھ دے لینے سورہ فاطر و آیت الکرسی پر
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا تِلْكَ التَّوَكُّلَ وَالْإِيمَانَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
 فَالْإِيمَانُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا فَالْإِيمَانُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
 مَذَلَّةً يَرْجِعُ بِهَا إِلَى اللَّهِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا فَالْإِيمَانُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
 يَنْشَأُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ مُؤْمِنٌ قَوِيٌّ قَدْ أَتَى اللَّهَ بِعِدَّةٍ يَخْتَارُ وَرَأَيْتُمْ
 بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ يَوْمَئِذٍ هَاتِي هَاتِي اللَّهُ لَا تُؤَدُّنَّهَا لَكُمْ مِنْ تَحْتِ يَدَيْكُمْ وَرَأَيْتُمْ
 إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ وَهِيَ ذِي نَاسٍ وَنَسِي خَلْقَهُ قَالَ اللَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدَيْكُمْ تَحِيَّاتُ بَنِي
 قُرَّانٍ لِحَبِيبٍ فِي الْوَجْهِ تَحِيَّاتُ بَنِي قُرَّانٍ لِحَبِيبٍ فِي الْوَجْهِ تَحِيَّاتُ بَنِي قُرَّانٍ لِحَبِيبٍ
 أَنْ تَعْلَى بَيْنَكَ سَيِّدٌ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ
 إِلَى حَمْدِكَ يَا أَحْسَنَ الرَّاحِمِينَ مَوْلَانَا إِسْمَاعِيلَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاسْطَ الْغَشَدِ
 چیز کے یا کسی کی راز کی وغیرہ کم ہو گئی ہو یہ درود شریف لکھ دیتے تھے کہ کسی دینی جگہ پر
 محلِ مدینت یا کوئی کے لکھا دی جائے۔ پسیدہ اللہ الرحمن الرحیم فیہا اللہ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَلْفَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَأَلْفَ أَلْفَ
 ذَرَّةٍ يَنْتَقِي

طعنہ پیدا دینا

”سورہ فاطر کی آیت میں درود شریف لکھنا غلط ہے اور مستعمل ہے“

سورہ فاطر کی بسم اللہ کے اخیر میں کو الحمد کے نام سے لاکر کتبہ کے دن فرقی
 سنت و فرض کے درمیان میں شروع کرے۔ ست بار بار اور دوسروں اسی
 وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس بار کم کرنا جائے۔ یہاں تک
 کو بخت کے دن دس بار پڑھے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ شبِ مشائخ میں بسم اللہ کو نام الحمد سے
 لاکر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے۔ شیخ محمد بن عبدین عربی صاحب فتوحات مدینہ میں بار میں ایک
 حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاربا العالمین مسلسل بخلاف نقل
 کی ہے۔ اس حدیث کا آنا پتا کسی کتاب معتبرہ حدیث میں نہیں ملتا۔ لیکن یہ طریقہ خوب علماء
 عالمین سے واللہ اعلم

برقی برآمد کار

جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جس میں مکی نکاسی ہو اس
 دیکھ کر قیاساً
 مکی سے جہیں وہ مبتلا ہے تو منکر کے پاک کپڑے پہن کر وہ بقیہ
 ہو کر اپنے کوٹ پر لیٹے اور سورہ الشمس کو سات بار اور سورہ البیل کو سات بار اور
 قل ہو اللہ کو سات بار پڑھے اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ ہاتین
 کا سات بار پڑھنا آیا ہے۔ یہ یوں کہ اللہم اربی فی سائرہ لی کذا وکذا وبعثنی فی

استغفار کی دعا

پانی سرخ بارہ

جس کے ہن پر سرخ بارہ ہو وہ اس دعا کو سات بار پڑھے اور رہنے کے وقت چری سے اشارہ کرتا جائے وہ دعا یہ ہے۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

تَلَامَتُمْ مَعْلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْعَظِیْمِ
اَلْکُوْنِیْہِ الْوَحْمٰنِ اَلْمُجِیْدِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِیْزِیْرِ اللّٰهِ وَتَقْدِیْرِہِ وَسَلٰطٰتِہِ اٰیْمَتِہَا
اَلْجَمُورِہِ حَآءُ نَکْ حَبْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سَلِیْمَانٌ اٰیْمَتَا الدِّیْمِ اَحَبَّیْنِیْ وَہِیَ اللّٰہُ
وَمَنْ لَمْ یُحِبَّ دَہِیَ اللّٰہِ فَہَا لَہُ مِنْ سَلْبِہٖ وَمَا لَہُ مِنْ قَلْبِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَ
بِاسْمِہِ الْعَلِیْبِ عَلَی اللّٰہِ یُکْفِیْکَ اللّٰہُ یُشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ قَبْلَ ذٰلِکَ نَعْنُ کُلِّ اَفْہِ
تَحْیِیْکَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْحَیِّ الْعَظِیْمِ وَسَلٰی اللّٰہُ عَلٰی خَلْقِہِ الْعَظِیْمِ
وَآلِہِ قَامِطِہِ اَحَبَّیْنِیْ وَسَدِّہِ تَسْلِیْمًا لِّیْہِ اَلْیَوْمَ اَیُّوْمَہِ نِکَیْہِ لَیْلَہِہِ السَّاحِیْمِ

جس کی آنکھ سے کم سو جتنا ہو وہ بعد نماز کے یہ آیت پڑھا کرے
بَارِئٌ مِّنْعَمَلِہِمْ اَلْکَلْبُ شَقَاؤُکَ غِطَاؤُکَ قَبْضُکَ الْیَوْمَ حَیٰنِیْ

جس کو مل آتی ہو۔ وہ ایک تختی تاجہ کی بیکریک شبنہ کے دن پہلی آیت
پڑھی صریح سی مرغی میں اس تختی کے ایک طرف یہ کہہ دے۔ یا قَتَارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ

اَنْتَقَامُہُ یا قَتَارُ اور دوسری طرف یہ کہہ دے یا مَذَلْ کُلُّ تَجَارِدَ عَیْنِیْ بِقَدْرِہِ
سَلَطَانُہُ یا مَذَلْ اَنْتَ شَاہِ صَاحِبِہِ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ان سب اعمال کی اجازت
سیکر والدین شیخ عبدالرحیم نے دی ہے۔ والد الموق والمعین میں کہتا ہوں۔ کلاں
اعمال میں سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں۔ سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں
آئے میری اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربہ میں یکساں واقع ہیں۔ اب میں بقیہ شائع
معتقدین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے کہتا ہوں۔ قاتر مرزا مظہر جانان قدس
معاصر مولف کتاب قول جمیل ہے۔ مولوی نسیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے
بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہر میں لکھے ہیں۔ ان کو اس جگہ نقل کیا جاتا
ہے یہ اعمال ہی مجرب اور لائق اعتقاد ہیں

طریقہ ختم خواجگان رضی اللہ عنہم
یہ ختم جس نیت و مقصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد

حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ پہلے نافذ ہوا
کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو معہ بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود
سویار پھر الم نوح مع بسم اللہ پندرہ بار پھر سورہ اخلاص پھر سورہ بقرہ پندرہ بار
پھر سورہ فاتحہ پھر سورہ بقرہ پندرہ بار پھر سورہ بقرہ پندرہ بار پھر سورہ بقرہ پندرہ بار
پھر سورہ فاتحہ پھر سورہ بقرہ پندرہ بار پھر سورہ بقرہ پندرہ بار پھر سورہ بقرہ پندرہ بار

پانی بارہ بار

پانی تین مرتبہ

پانی کا خاصہ

اعمال کی اجازت

معمولات مظہر جانان

ختم خواجگان کا طریقہ

”ختم خواجگان کا خاص طریقہ اور سیرت سے تقسیم کرنے کا موجب عمل“

محمد علی شوکانی ہی نقشبندی تھے۔ اسی کا نانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ در اعمال شائع ختم خواجگان نیز مجرب است و طریقہ او معروف و مشہور و ختم یابین پنجائیک بالحدیث و یابریج یک ہزار دو صد بار در اقل و اکثر دو صد بار نیز خواہ تہا خواہ یکاعت نیز مجرب است لنت۔ ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سوار و دو کے ہر نیز کو مع تسبیح پڑھے فاتحہ سات بار در دو ایک سو بار الم نشرح انتہا بار اخلاص ایک ہزار ایک بار ہر فاتحہ سات بار در دو ایک سو بار اد کسی قدر شیرینی پڑھائے حضرت مشائخ پڑھ کر تقسیم کرتے والد علم ختم حضرت مجدد و شیخ احمد سہروردی

مغرب ہے۔ پہلے سو بار در دو پڑھے۔ پھر پانچ سو بار ناول ولاقوۃ الابلہ یا کم ویش پھر سو بار در دو اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان ختم مجددی اللہ تعالیٰ منہم ہر دن بعد ملکہ صبح کے لازم کر لوں اس کو مشائخ نے واسطے برآمد ہر صبح کے مجرب سمجھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے ہم اللہ معہ فاتحہ و کلمہ تجید در دو در سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پڑھائے پڑھ کر اور ثواب اس کا۔ صبح برفتح آنحضرت و مشائخ طریقہ کو دیگر تقسیم کرتے۔

پہلے در رکعت نماز پڑھتے۔ ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ در دو ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجَوْوَدِ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَآبَادِلِ سُلُوٰہِ پھر شیرینی پڑھائے شیخ جلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کرتے۔

اسکا بدیت بفتح شکر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول و آخر پانچ بار در دو پڑھنا بعد نماز فجر کے چوبیس بار ولسالطہ

ختم برکت میں جس کے پاس ختم قرآن یا تمیل ہے اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ معہم بسم اللہ پڑھتے پھر دس بار در دو پھر دس بار مَسْبُحَاتُ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ کُلُّ ذٰلِکَ حَقِیْقَۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ اَحْمَدُ پھر اَمَّا کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اور بندہ سے کہے کہ ثواب ان کلمات طہیات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے۔ اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا ننان کی سو کو پیش کیا تو سب سے

اصل خاندان شاہ ولی اللہ اور خط خان خاندان کے سب سے تقسیم کرنے کے لئے ”حضرت مجدد الدین مانی کا مجرب عمل“

”ختم خواجگان کا خاص طریقہ اور سیرت سے تقسیم کرنے کا موجب عمل“

”ختم خواجگان کا خاص طریقہ اور سیرت سے تقسیم کرنے کا موجب عمل“

”ختم قرآن کا عمل“

کے یوں کہیں۔ رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

توفیر برائے ہر مرض و درد

اس توفیر کو مریض و درد مند باز و بارگاہے میں باندھ لے لیسہ اللہ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَ مَا یَا اَللّٰهُ الشَّامِتُ كُلِّهَا مِنْ شَرِّهَا
 خَلَقَ الْاِنْسَانَ الَّذِیْ لَا یَعْرِیْهُ مَعَا سَمِیْهِ نَحْنُ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَلَا فِی الْاٰخِرِیْنَ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعْلٰی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَرْكَو فِي بَرٍّ أَوْ سَلًا مَاءً عَلَى

وَرَوَّاحٍ يَنْفُثُ رِيحَهُ فَمَنْ شَاءَ اسْتَمِعْ وَأَسْمِعْ لَا تُسْمِعُ الْكَلْبَ الْغَوَّاسَ

میں اس آیت کو فقط با آخرین مع بسم اللہ میل کے چوں پر لکھ کر دیتا ہوں۔ ماری سے پہلے تین بار میں تینوں پتے ایک ایک بار کر کے مزین زبان سے چاٹ لے اللہ شفا و تباہی اسکا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ و غب کے نہایت نافع و مجرب ہے و شر اللہ اسکا عمل وہی ہے البتہ جو اور گنیز چکا ہے۔

برائے سرخ بادہ
کائے درو چشم

برائی چیک
اسکا عمل دیکھ کر ہنسنا سورہ رطل کا اور ذکرہ لگانا تاکہ پڑھ کر ایک آیت نبائی طار
رکھنا کہ ہے ذکر اسکا ہو چکا اول تو چیک نشا اللہ لکھے ہی لگی نہیں اور آفر
ہوگی۔ تو مسطرت ذکر سے غمی۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہے
ماذ خواص مجربہ این سورہ یعنی سورہ بقرہ آن ست کہ در ہنگام برآمدن آید لطفال کہ
آز چیک خواند وقت صبح ناشتا ناشکتہ این سورہ بتجوید و ترتیل بہ حضور طفلی کہ خوانند
خواندہ دم کند طفل بہر ناشتا نشکتہ باشد۔ فضل آبی ان طفل را و آن سال چیک بر
آید و اگر بر آید۔ سہل و آسان گردد و آپیجہ باورسد کن شرط آن ست کہ وقت شروع
قرات آن دو نیم پاکو بر بخراشکہ جزات و قدر حاجت مستحق مادران مجلس بخورون و بند
و آن مرد بحضور قاری طفل بخور و نشے۔ میں نے اکثر یہ عمل لطفال خمس سال پر کیا بیشہ
بچہ تعالیٰ مجرب ہوا

برائے شفا مریض	۱۔ وہی اصل آیات شفا کا ہے جس کا ذکر ہو چکا۔
ایضا برائے شفا مریض	اس مبارک یہ سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا موجب ہے توفیق شفا و شفاء الٰہی حتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب کے

"and Mr. Galt, Clerk,"

مؤلفہ "دعوتِ محمدیہ" "دعوتِ محمدیہ" "دعوتِ محمدیہ"

الحق کا معنی دور

کے پڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر ایک سفال آب مار سیدہ میں بند کر کے

برائی مفلک را عنت

در میان تختہ اس کشت کے دفن کرے۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**
 یَا دَرْوَاکَ الْعَبَادِ یَا حَقِّقَ الْخَلَائِقِ یَا مُکَلِّمَ الْقُلُوبِ یَا مُنِیْبَ الزُّرُوعِ فِی الْاَرْضِ وَالسَّابِقِ
 فِی الْغُیُوبِ الْمَدْعُوَاتِ اَدْعُکَ مِنْ هَذَا الزُّرْعِ شَرِّ الْمَوَادِّ الْوُجُوشِ وَشَرِّ الْعَادَاتِ وَالْخَلْقِ
 الْمَعْدُودِ لَا تَدْرُکُنَا وَلَا تَقَاتِلُنَا وَتَسْلُکُنَا عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ لِحَمْدِهِ وَالِیْهِ وَآمِنْ اَبَدًا

اَحْمَدِیْنَ

اسکو لکھ کر گے میں باندھ لے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

برائی دفع غراب پریشان

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ لِمَا تَمَاتِ مِنْ عَقِیْبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ
 وَفِیْ هَضْرَاتِ اَیْمَنِ الْمَلٰٓئِکَةِ مَا یُخَفِّرُوْنَ بِهٖ دَرَسَ اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ
 لِحَمْدِهِ وَآلِیْهِ مَا خَفَّ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

دن پیر جمع کے لکھ کر گے میں باندھ لے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

برائی دفع آس گلو

فِی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلٰی سَیْرَتِیْ
 دن پیر جمع کے اس کو لکھ کر گے میں باندھ لے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**
 یَا رَحْمٰنُ کُلِّ صَوْرَةٍ وَکَلِّمْ وَیَا رَحِیْمُ وَتَسْلُکُنَا عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ
 لِحَمْدِهِ وَآلِیْهِ مَا خَفَّ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

شاہ اہل السعدین سرہ نے چار باب میں

دعائے یونس علی السوم برائی حصول ہر مطلب

کہا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ
 حال ہوا جمالی یہ دعا تم کبریت احموش ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے۔ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ**
مَسْجِدُ الْمَلٰٓئِکَةِ کُنْتَ مِنَ الْعَالَمِیْنَ یہ دعا ذو النون علیہ السلام کی ہے۔ انہوں نے
 اسکو تمکیم باہمی میں پڑا تھا۔ جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کے لئے پڑھتا ہے وہ اس
 کی قبول ہو جاتی ہے۔ الحق بین دعوتے است نجات عجز التاثير ونجات سیرع النار
 ودر باب فہم ہر کو خواہ بین کہ کرید دعا کدر مشائخ بر سرعت تاثیر وعدم تکلف آن
 اجلع و اتفاق دارد و طریق آن با نواح متعدد و ذکر کردہ اند آسان ترین طرز آن است
 کہ تا دوازده روز بہ نیت حصول مقصود دوازده ہزار بار بخواند و اگر نہ تو اندیک ہزار صد
 بار بخواند اول و آخر چند بار در روز لازم گیرد۔ یعنی ایک طریق قویہ ہے کہ بارہ دن تک ہر
 روز ایک ایک ہزار بار پڑھے۔ اگر نہ ہو سکے۔ تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑھے

کلمتی ہادی کی حفاظت

ان کی زبان سے نکلتا ہے

اب اس کے بیان

دعا یونس علی السوم برائی حصول ہر مطلب
 یہ حاجت کلمے کا کافی و کافی

اصل و آخر و رد و رد ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ سوا لاکہ بار پڑ ہے۔ بہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کے کچھ شک نہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جس کا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو سوا اس دعا کے نہیں ملتا۔ اسکی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
 فَاسْتَجِبْ لَهُمْ يَوْمَ تَوَلَّى الْعَصِيَّةُ مِنْ النَّفْسِ الْفَاسِقِ الْتَمَنَّى لَنَجْعَلَ بَعْضَكَ نَجْوةً لِبَعْضٍ يَوْمَ تَمُوتُ
 کو ہر دن تین ہزار ایک سو سیس بار پڑ ہے گا۔ تو چالیس دن میں سوا لاکہ بار ہو جائے گا۔
 شاہ عبدالعزیز نے تفسیر سورہ ن میں لکھا ہے کہ پڑھنا اس آیت کا شائع معتبر ترین و واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق مجرب ہے۔ اور اس کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ سوا لاکہ بار سہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے۔ دوسرے یہ کہ ایک شخص تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر یا بعد شراط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے۔ اور پیا لہ پانی کا بہرہ رکھ لیسے۔ اور کچھ بلکہ اس پانی میں لہڑا پنا ڈال کر منہ اور بدن پر بہہ رہے۔ تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑھے سنتے۔ میں بہتیا ہوں حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا
 رُوِيَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَ هُوَ فِي بَطْنِ الْحَوْثِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ يُعَارِضُكَ مَسْأَلٌ
 فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَ دَاوُدَ الْقُرَيْشِيُّ قَاتِلَ كَلْبَةَ ابْنِ أَسَى كَانَتْ عَلَيْهِ
 يَوْمَئِذٍ كَلْبَةٌ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا مَكَرُوحًا إِلَّا قَوَّيْتُهَا كَلِمَةً أَخْبَرَنِي يُونُسُ
 قَتْلًا دَعَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيَّاكَ تَعَلَّى وَالْأَسْوَاقُ وَ كَانَتْ كَلِمَةً
 رَفَعَهَا سَوِيَّةً سَبَّحَ بِهَا لَيْلًا وَ نَهَارًا وَ كَانَتْ كَلِمَةً اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ
 خَزِيعة الاسرار میں لکھا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھ کو خواص آیت و ذوالنورین اذ ذہب معاً خبزاً
 تا آفات ابی کنت من الظالمین سکھائی اور کہا من اعطوني شئ و عجز من حقوبیہ
 اود قود او عجز من منصبہ و هو یؤید ان ینالہ علیہ اظہر و الا یہ الذکر ذہب
 یتمامہا اذاعی و اربعین مرۃ بلا زیادۃ و لا نقصان و لا یضمین بکلام
 الذنبا فی انشاء القراءۃ یقرأ ہا بعد صلوۃ العظیم و یقرأ ہا علیہا الاربعین
 یوم ما لا یسکتہ من الاکیام قیادۃ اسما لا یجوز ما فی غیر الامور کما یکتب
 ہکذا اعجازی و قال وھی من الخیر بات و ہذا الاذن من الخیر لکن یکتبہا
 بالخط و القلم فلید ایدم علیہا یا عیقا د تاہم اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو
 اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار بار پڑا کرے گا۔ وہ جو مرتے
 مانگے گا پائیگا رفق کی دوست ہوگی ہم دغم و درد ہوگا۔ کشف خضر فتح باب غیرات

آیت کریم کی شان قرآن کریم میں
 نام و نامی تفسیر تریاق مجرب
 آیت کریم کی فضیلت و جہان میں
 خزانہ الاسرار میں
 آیت کریم کی شان قرآن کریم میں
 آیت کریم کی شان قرآن کریم میں

ہر شریکین و علم سلاطین سے محفوظ ہے گا۔ اور محب کے نزدیک محبوب احمد شہن کے نزدیک
 محبوب اور ہمیشہ مہسوط ہے گا۔ و بالہ التوفیق چار باب میں باب سوم کو جس ترجمہ سے
 منعقد کیا ہے در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت آن یقینی ست پس کے ذیل میں فضیلت
 ایمان و نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و ذکر خدا بزبان و دل مع تحلیلہ ظاہر و باطن و تکلیف قلب
 لکھا کہ یہ حال فضیلت بسیج و تحمید و تہلیل و تکبیر و خرقہ کا لکھا ہے پر ذکر اس کے مستحق
 کا اجمالاً پر نفع بعض اسرار خاصہ الہی کا واسطے بسط رزق و غذا و غیرہ کے پر کفایت
 و کثرت قرآن کریم کی تائی ہے پر بعض سور کے فضائل لکھے ہیں۔ پر فضیلت استغفار
 کی خصوصاً و ہر سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے۔ پر قاصدہ کلیہ واسطے طاعات و
 عبادات کے لکھا ہے یہ کتاب چار باب اپنے باب میں خطیب فی الحجاب ہے لائق اس
 کے ہے کہ مطالع خرد سال کو ابتدا معرفت شناسی زبان فارسی میں ڈھائی جارجے
 اور منتہی لوگ اس کو اپنا دستور العمل مقروکین و بالہ التوفیق ہو

و علیٰ عز و الجبر یہ دعا حضرت شیخ ابو الحسن علی بن عبداللہ متوفی ۷۷۷ ہجری کی
 منسوب ہے۔ یہ دعا اگر خواب میں ابام ہوئی تھی اس کا ذکر شرعی
 نے من کبہ میں بھی کیا ہے علماء و مشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفات و
 قضاء حاجات میں اتفاق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی شمس الدین بیتی
 رح نے اسکی شرح لکھی ہے اور فوائد و منافع ذکر کئے ہیں۔ متر فائدے سے زیادہ اس میں
 ثابت ہوئے۔ یہ دعا مشتمل ہے اسماء و صفات و افعال الہی پر کوئی لفظ اس دعا
 نہیں ہے جہیں کوئی رائے استعانت و استدعا و بغیر اللہ کا ہو۔ جو طریق دعوت کا واسطے
 اس دعا کے بیان کیا ہے۔ وہ عالی شرائط و شوار سے نہیں ہے مکن کلمات طہیات اس کے
 جن کی بنیاد محض توحید خالص ہے۔ لیکن مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی نعلص حاجت مند
 باوضو ہو کر صدق نیت و حسن طوٹ و جود قلب ظہارت کے ساتھ یہ دعوت ہی پڑھے
 گا۔ تو یہی اثر اسکا ضرور ظاہر ہو گا۔ یہ دعا مع بعض شیخ ہندوستان میں طبع ہو کر شائع
 ہو چکی ہے حاجت نقل عبارت و بسط کلام کی اس پر نہیں یہ دعا مال ہر نعمت و دافع ہر گرفت
 ہے جب یہ دعا بشرط پڑھی جاتی ہے تو واسطے کشائش نعت و جب زو جین و زبان نیک
 اعدا و شفا لرین و تیسر سلاطین و امراء و مفاظت کشتی و ادائی قرین و سلاطین ایمان
 و نقشبے مرز سادگان و دفع سوم و داجع و دافع فقر و انجاس فقر و انجاس و عقلت
 باغ و غنا و دفع بین و ہزیمت اعدا و ہیبت و درول و عقلت انجاس و زفتی و لہو و دفع

استغفار اور اس کے استغفار
 ایسا الہامی دعا، عجیب تاثیر، عجیب کرسیمات
 حضرت مولانا شمس الدین بیتی

” ہر حاجت اور مشکلات کے لیے “

خوات و دسوس و اشرف بر فطر و ازلہ آفت و نصرت بر اعداء و دفع جہنم زخم الی غیر ذلک کے حکم اکبر اعظم و تریاق مجرب کا کہتی ہے و بالشر التوفیق معمولات مظہریہ میں کہا ہے کہ مداومت دعا و حرب الجبر کہ انہ برائے قاری ہم کچھ ششیرست و ہم سپر نیز از معمولات خانقاہ شنبہ امت اٹھتی **ف** اس جگہ یہ بات ہر دم لائق یاد رکھنے کے ہے کہ جو دعوت مشائخ و اہل علم سے منقول ہیں۔ اور ان کے فوائد مجرب نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیے گئے انہیں پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے آیات سے اشعار ترک کر دینا اور دعوات باثورہ و صلوات ثابہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ و میہمائلے ساختہ موپر داخترہ و ویر تافیع و منقصرہ بیٹھا کوئی عہدہ کام لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہے البس پر تبلیغ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ اس نے اس حیلہ و فن سے امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغول کر دیا اور برکات وحی و نبوت سے محروم کر دیا ایک جہان کو پیر پرست گو پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن اور سوا طہت اذکار و ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ نگاہ ان ترتیبات مشائخ کو ہی جن میں کوئی راستہ شرک جلی یا خفی کا نہیں ہے استعمال میں لیتے۔ تو اس سے برتر بہتر تھا کہ بالکل ترتیبات پر چھک پڑے ہیں۔ اور کتاب و سنت سے ملحد و جاگرسے ملا علی قاری خفی نے ویجاہ حزب الاعظم میں اربعین اسی و دعائے قلیح وغیرہ سے منع کیا ہے۔ اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن و اوداد حدیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پھنسیں۔ بلکہ ہر مدعا سے دینی و دنیاوی اور قصار و حاجت صوری و معنوی کے لئے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کریں۔ وذا شر التوفیق

ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ فوازل اس کتاب مبارکہ کا ختم کرنا واسطے شفا بیمار و حفظ آفات و حوادث زبان کے بطور رقیہ جائز ہے۔ اس میں کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے بلکہ منفعت اسکی قرات و ختم کے واسطے رفع آفات و حصول سلامت کے مجرب ہے واپس واجب سے یہ کہتا ہوں تا یقینہ جوتی ہے ہر قرآن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے۔ اور کس طرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کے یہ کتب احمر کتب اسلام ہے روشنی زمین پر اسکا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر چیز و برکت کے لائق ہے اور جو شخص اس نعمت سحر حرام نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبداللہ بن ابی جرہ نے کہا ہے ایک جلالت اہل عرفان جن سے میں نے ملاقات کی ان سے نے مجھ سے یہ بات کہی کہ ان عجیب

قرآن و حدیث ہی اصل اور بظاہر و جلی حاصل ہے

البخاری صحیفہ میں شکر و توبہ کا ذکر کیا ہے نہ کہ ایک باب بلکہ ایک کتاب کا نام ہے۔
 قد دعا لہم فیہ اصحابہ کثیرین کہا ہے کتاب البخاری البقیہ میں سننے والے
 انعام کو مقیم علی توبہ و صحیحہ مافیہ اہل الاسرار کو انقطاع فی شکر
 البخاری اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اس کے المعانی میں کہا ہے کہ یہ کتاب شکر و طہار
 و ثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات و کفایت بہات و فضائل حاجات و دفع بلیات
 و کشف کربات و صحت امراض و شفا مرضی و زود مضائق و شد لذخارفہ اند و مراد ایشان حاصل شدہ و بطل
 خود رسیدہ اند۔ و وجد فیہ کما لیرتباتی محبوباً و قد بلغہ ہذا المعنی عند علماء الحدیث متون
 الشکر و قال لا یستغفیرہ انتہی بخیر اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید ابراہیم
 رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے۔ قوائد حکم البخاری نحو فشرین و ما
 لہ منہ فی اوقایہ و المصائب فغنی و الناس الاخوان فیما عینہم قرا لہ فصل
 المتصور و کفی المطلب انتہی بالجلد نفع اس کتاب کی قوائد کا ترجمہ علماء محدثین و اہل سنت
 و فقہ میں درجہ شہرت و تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ اس حد تک کہ جب کا الکفار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک
 ہے۔ جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن مقام کے اپنی کتاب
 قرانی حکم انقطاع فی شکر و توبہ میں انتہی مکتوبات میں کتاب ہذا فیہ المسائل
 الی اولہ المسائل آخرتہ بجزی میں بنام ابو ایک شخص نے کاذب سا بیہ صحیح بخاری کے
 حکم قصا میں کیا تھا۔ اُس دن وہ مر گیا یہ خبر صاحب جواب نے یقیداً وہ سال و برج جواب کی
 تھی۔ جس طرح قرآن شریف کے نہیں پاسے ہیں۔ اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی بیوقوف و
 بد تعلیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تین دن
 میں اس طرح بمقتضائے حال و وقت اس کتاب کا ختم ہی کرنا چاہیے۔ میں نے کسی کتاب میں
 صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی غلط یہ پایا کہ اس کا ختم کذا کو نفع دیتا ہے۔ ہر حال باوجود ہر
 منہ و نیت قبلہ کے کہ ساتھ خضوع و خشوع و حضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم کرے
 خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اس کا متیقن ہے و اللہ اعلم
 شعرائے نے طبقات کبرے میں بذیل ترجمہ ابن ابی الحدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نقل کیا ہے۔ و کان یقول علی بن الحنفیہ علیہ السلام توبہ تو جمع لقال
 اذا اصابتک کجوع فقم ینک علی المؤمنین و قل یا اخی انک لستہ و یلمح شول فلما ازل
 اقول لعل علی التوجع فذہب لیساعۃ ایشی
 برائی و گشودہ شعرائے نے طبقات میں بذیل ترجمہ ابن ابی الحدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہا ہے و کان

شکر و توبہ کی کتاب
 صحیح بخاری کی کتاب

صحیح بخاری کی کتاب
 صحیح بخاری کی کتاب

صحیح بخاری کی کتاب
 صحیح بخاری کی کتاب

شَرَابٍ وَثِيْنًا مِّنَ الْغَيْمِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

صلوۃ تشریف فرما ہے

سرعت میں مثل نام کے حاصل ہوتا ہے ولہذا اس کو اول اسرار مفتاح الکائنات الحفظ لکھنا ضروری ہے

سُورۃ میں سب سے ماحصل ہوئے، ولما اس کو اہل اسرار معراج اللہ العظیمہ لیل میں لکھیں

مراد اس عدد سے چار ہزار چار سو اٹھائیس بار پڑنا ہے نیز اس درود کا یہ آیت قرآن میں صلوٰۃ تھوکتہ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ يَبْعَثُ رَبُّكَ الْقُرْآنَ نَكْتَلُ مِنْهُ حُكْمًا وَيُؤْتِيهِ اللَّهُ الْبَشَرِ حَيْثُ يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

وَقَالَ لَهُ الرَّعَابُ وَخَسَنَ الْخَوَّاسِمُوْا يَسْتَقِي الْغَمَامُ فِي جِهَةِ الْكَرْبِ وَعَلَى إِلَهٍ وَ
مَعْنَى كُلِّ لَحْمَةٍ وَنَفْسٍ يَبْدَى كُلِّ مَعْلُومَةٍ قُرْبَى لَهَا سَاسَ حُشْنِ اسْمِ وَرَبِّ وَوَكْرٍ

ہذا کتاب میں بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر دم کی تفریح اور ہر کرپ

میں نے کاشف کر دئے گا۔ اور اس کا کام آسان اور اس کا حال چہا اور اس کا مذاق وسیع ہو جائیگا۔ البواب

حسنت و طہارت کے اس پر مفتوح ہو جائیں گے حوادثِ دہر و شر نکباتِ جہم و فقر سے امن میں رہیں گے۔

سلی محبت لوگوں کے دل میں اچلی، وہ جو چیز دھڑکے فٹنے کا وہلے کی مانند شیم محمد لوسی کہتے ہیں

مقام دنیوی نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ و دولت غنیہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو بار

یاد دواسطے کشف اسرار کے پرستے گا۔ تو مرا دوسے زیادہ دیکھے گا۔ اور اگر میرے سوا بڑا اگرے گا۔

و غرض کو فوق المراد یا لکھ **ف** صیغہ در دوئے مآثورہ کے قریب نہیں کے ہیں۔ جبکہ کلام
سند کے کتاب نزول الاررار میں کہا گیا ہے ال تفسیر و حدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ و سلام آنحضرت

سند کے کتاب نزول البرزخین لکھا گیا ہے اہل تعبیر حدیث کے کہ ہے کہ صلوة وسلام انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصل عبادات و احسن حالت و احسن مقامات و احسن ادب و احسن

گاہی ہے کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد اور لفظ آل و اصحاب ہو۔ ایک درویش نے

سلام کا ذکر پڑھنا ذکر صلوات متعدد سے افضل ہے بعینِ خواص نے کہا ہے: صَلَّوْا فَاَنْتُمْ

ی ذکر کرے۔ جسطرح حدیث میں دربارہ تسبیح وغیرہ آیات سبحان اللہ عد کذا و کذا گذرے۔ اور واسطے تفسیر قرآن مجید کے اسم عدد

یہ کتاب مکتوبہ نامیہ ہے جس کا ترجمہ ہے "مکتوبہ نامیہ"۔ یہ کتاب مکتوبہ نامیہ ہے جس کا ترجمہ ہے "مکتوبہ نامیہ"۔

لیکن وہ صاحبزادہ کو دشریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل اللہ برائیں ہے

دیبا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

ذی سبب و مصلحت ہے۔ - بعض شایع ہے ہا جبکہ ہے مجرہ لیا ہے

نہ اور دیگر روحانی طاقتوں کا حصول"

و عذاب میت کا معلوم کرنا مطلوب ہے بلکہ واسطے فیض لینے کے قریب صالح سے ہے سو ہر عذاب ایک عذاب
 کثیر الخ کا اس پر اتفاق ہے درود اپنا پتہ بتاتے ہیں۔ لیکن اولہ شرع سے اسکا رکن تک نہیں ملتا بلکہ
 سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں ہے **فَسَمِعْتُ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ**
اَقْلَمَ كَلِمَةً فَصَلَّاهُ الْاَمَامُ مِنْ عَشْرَةِ اَلَمِينَ صَدَقَ تَقْدِيرُ حَبَارِئِہٖ اَوْ عَلِمَ بِمَنْ تَقَعُ مِنْہٗ اَوْ وَلَّيْكَ اِلَیْہِ
یَوْمَ مَوْتِہٖ اَوْ دَاوَعَ مَسْلُومًا پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے
 تو فادہ و افادہ بھی بالیقین نہیں ہو سکتا اسلئے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور تین چیزیں جن کا استنسا کیا
 ہے کہ روح اپنے مقبرہ میں جو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اتنے تعلق کی وجہ سے عامل و مفید ہو
 بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک ہی احیاء کو نہیں کر سکتے یہ فیض رسانی کا کیا ذکر ہے حدیث
 ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے تمہارا
 پہاڑی جب دن احد کے شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انکی ہر عین جوف میں ستر ہزار وحی کے رکھ دیں
 وہ پندرہ اشرا حیت پر اگر حیت کے میوہ کھاتے ہیں۔ سو سنہ کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے چلتی
 ہیں۔ زیر سایہ عرش جگہ پڑتی ہیں انہوں نے جب مزہ کھانے پہنچے کا پایا۔ اور خواب گاہ پائی
 پائی تو کہا۔ **مَنْ یَسْأَلُ عَنْ سَمَاعِیْنِ اَخْبَاۤءٍ فِی الْجَنَّةِ یَسْأَلُ عَنْ رَہْمَتِی الْخَبْرَ**
وَلَا یَسْأَلُ عَنْ رَہْمَتِی الْخَبْرَ سب سے فرمایا انا ابلاغہم عن کذا فانزل اللہ
 تعالیٰ **وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا اَمْثَلُ اَحْیَاءٍ عِنْدَ رَبِّہِمۡ**
یُورِثُوْنَ الْاٰیٰتِہٖ رَوْاۃُ الْاَوْدَادِ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا انا ابلاغہم عن کذا
 فانزل اللہ تعالیٰ **وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا اَمْثَلُ اَحْیَاءٍ**
عِنْدَ رَبِّہِمۡ یُورِثُوْنَ الْاٰیٰتِہٖ رَوْاۃُ الْاَوْدَادِ یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ
 باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے انکو حال کے عاجز رہے اسلئے کہ بعد موت کے
 حال ان کا بالکل منقطع ہو گیا تھا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق موتیہ ولایت سچہ ہر دلی سے بعد موت
 کے فیض و فائدہ لینا اور ان کا فیاض ہونا کس طرح ہو سکتا ہے اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ
 حق سامعہ استفادہ و استفادہ کے ہمارے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ **اَللّٰہُ وَاَلِہٖ وَاَسْمَآءُہٗ**
سَبْعُ اَلْفِیْنِ اَلْفِیْنِ سَبْعِیْنِ اور اگر یہ استفادہ بہ سبب ہم انکی و کم رنگی مستفید کے نہیں ہو سکتا
 ہے تو یہ بات خوف و ارتعاب سے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ **اَللّٰہُ عَلِیٌّ عَلِیٌّ عَلِیٌّ** ہر حال میں اہل کفر و فسق حاضر
 ہو کر استفادہ کرتے تھے۔ حالانکہ ان کو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی مگر شک یہ دعویٰ مشائخ کا
 طریق شرع پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہور ہوا بالیقین اسکا پایا جاتا یا سلف صلحا سے اسکا
 نظیر صحیح ملتا بہت مشکل ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے مسائل و مسائل شغافت میں تو قفس کرنا

جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے سنتے مرزا اعظم جان جاناں رحمہ اللہ نے فرمایا ہے تاہم سلب
آہستہ کہ تصور نہ کیا کہ اپنے کاندہ دل میں دعوہ اور من حیثانی شخص کا قالب اوپر برائی و کثیفہ
میٹھو و بالخطکے بیرون ہے کیا تصور نہ کیا کہ ان عوارض مہموہ و حسانی بر رویہ میں سے افتد
و اولاد و دل سلب کنندہ بیرون ہے آید تا صاحب سلب متاثر و متاثری نگر و مریض را پیش
رو نشانہ نہ تہدہ پانصد نفس سلب مرض باید کرد سنتے یہ ترکیب اور رائے ہر دو ترکیب مذکور
دل کی باتوں کے دریافت کر نیکیا یا طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات

برائی اشرف پر غور

اور ہر خط سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچا
پھر اس کے دل میں کہہ کر کے اور کوئی بات معلوم ہو لیکن انکاس تو یہ وہی بات اس کے دل
کی ہے بلکہ فی القول یا واقعہ فی نقطہ یا رویانی التمام کے ہوتا ہے ہر طرف دفع جائے نازل کا
بیان کیا ہے صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کر کے تسلیم میں نے اس سالی
میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت محنت و قبیل و شہرت کیا تھا تو رہیں۔ اور اکثر اعمال
کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو شائع
طریقہ سے منقول و معمول ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و مجرب کو ذکر کر کے لکھا ہے اور
جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل نہ آیا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں
ہے یا صورت شرعی سے بعد یا یا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں۔ ۱۔ اگر جلدی یا سجدی انشاء کرد
۲۔ اگر دوسرے دیگر کندہ ان اعمال کے خیال سے میں وجود اور سیوت متحقق ہو سکتا ہے
کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد و جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سے یہ اعمال ناظر میں
وہ رب ابن تقویٰ اور صاحب نہایت تہذیبی وجہ سے کہ ان کا عمل مختلف نہ کرتا تھا اب جو اہل
فسق بن اعمال کو ساتھ طلب فاعل اور قالب عامل کے کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتے اور کہیں
بالکل اثر نہیں پاتے اس لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ قصور اعمال کا
نہیں ہے بلکہ مثال کا ہے عمل کو عمل قابل میسر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کہ طرح ہو قرآن پاک کے
حق میں جو فرمایا ہے یغنیٰ یا گنیٰ یا اس کی وجہ یہی ہے کہ عمل نا قابل میں نفع ظاہر
نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفا سے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال
کثرت سے ہیں اسی علم علی مرزائی نافع کا ہے کہ کثرت سے ہیں۔ اسی طرح حال ہر حال
نافع کا ہے کہ کثرت فسق کی وجہ سے اس کی وجہ سے اسکی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی

واللہ اعلم

”دل کی باتوں کا دریافت کرنا“

”اس رسالہ میں جن اعمال ذکر ہیں جو ثابت و منقول ہیں: صاحب کتاب“

حدیث برہان علی اسم اعظم

۱۱۷۲

انوار الحق

شیخ ابو الحسن شاذلی کا مجرب عمل

ہم نے دوسرے امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کی جگہ پر مگر یہی بعض بنی امیہ کے ایک فرد نے ہاتھ نہ کامیاب نہ
 غلام اس کے اور یہ کہ ہاتھ نہ شفاء میں کچھ نہ تھا اس کے اندر کلمات تھے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
يَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا اللَّهُ أَهْلِي الْعَالَمِينَ فَكُنْ أَيْمَانَ الْوَجَعِ سَكَنًا لَكَ الَّذِي
يُمِيتُكَ الشَّيْءُ أَنْ تَقَرَّ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِكَ مِنْ كَوْنٍ وَرَحِيمٍ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا اللَّهُ أَهْلِي الْعَالَمِينَ سَكَنَ
أَيْمَانَ الْوَجَعِ سَكَنًا لَكَ الَّذِي يُمِيتُكَ الْمَشَقَّاتِ مَا لَا دُونََ أَنْ تَوَدَّ وَلَوْ لَكَ
أَنْ مَسَّكَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَنِيهِ إِنَّكَ كُنْتَ جَلِيلًا غَفُورًا شَافِي كَبْتِهِ ہیں۔ تمنا
 اُحْقِيتْ مَعْظَلِي يَمِينِي تَقَرَّ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّكَ هَذَا الشَّيْءُ يَدِينُ بِهٖ اس
 پر کہ امام صاحب نے اس جگہ پر فقط و جادہ پر کیا انتظار اجازت کا فرمایا

ایضاً برای صداع ایک نئے سفید پر لہر اس کو مل صداع پر چپکے باذن اللہ دوسرے درجہ
 باغداد دوسری جگہ پر **صَحِيحٌ مُجَرَّبٌ دَرَجَةٌ ۱**

ان حروف کو ایک چوب یا مکان پاک میں لکھ کر ایک سارے سے حرف اول
ایضاً برای صداع کو سب لے اور یہ آیت پر سب **أَلَمْ يَكُنْ لَكَ كَيْفَ مَدًا يَنْقُلُ وَكُوْشَادَ**
جَعَلَهُ سَاكِنًا وَلَكُمَا سَكَنٌ فِي الْيَمِينِ وَالْشَّامِ وَهُوَ السَّكِينُ الْفَلَاخُ اگر صداع ٹھہر جائے تو
 بہرہ نہ ہو سمار کو خوب زور سے دے اس پر یہ جاتے۔ تو ایک حرف سے طرف دوسرے حرف
 کی نقل کرے یہاں تک صداع ساکن ہو ضرور ہے کہ کسی کسی حرف پر اس کو سکون ہو جائیگا وہ حرف
 یہ ہیں **ا ح**۔ **ک**۔ **س**۔ **ج**۔ **ح**۔ **ا**۔ **م**۔ **ج**۔ اور جب سمار کی سیاہی بہت دوسری کہتے ہیں **مَجْرِبٌ وَفِي ذَلِكَ**
مَسَدٌ أَوْ يَجْعَلُهُ قَوْلُكَ

إِنِّي تَمَلَّكَ إِلَيْكَ كُلُّ يَوْمٍ يَوْمٍ وَهُوَ آدَمُ بْنُ حَبَالٍ الْمَيْتُ مَا حَتَّتْ مَعَادِ أَيْلُ الْكَلَامِ مِنْهَا مَقْصِدٌ
وَيَصْدَاحُ زَانِي يَأْتِي قَدْ جَوَّيْتُ

فصل برائے رفعت در لوا و لغت از منہیات شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسیار
 گفتن **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** دلفی ثبات کلمہ یہ دوسری زبان پر قلب بشود ندو خواندن سود
 لئے سود تین صبح و شام مفید این معنی است و اکثر این کلمہ معمود تین بعد از نماز صبح و مغرب
 یا زود یا زود بار برای حفظ از سکار نفس و بلیس نافع است

برائی عفو الہم حسن عاقبت اکثر استغفار ذکر کر طیبہ و تلاوت آیت الکرسی بعد از نماز بسیار
 مناسبت

برائی سہل شدن سگرات موت باریت آیت الکرسی و سوره اخلاص پڑھنے مرفع عذاب قبر سورہ تبارک

۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳

۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶

۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹

بعد از نماز عشا قبل از گفتگو در حدیث آمده و همچنین خواندن سوره فغان مبروی است۔

برای حفظ آبرو و حرمت اسم غریب و جای و گیار خواند هر روزه خود میدین وقت بهر وقت که زاده

دشمن تو را حاکم باشد مغرب است

برای حفظ از جمیع اوقات و بیانات و کلمات دنیا

نباشد آینه لکری ده بار بوقت منته و یا غفیله رو بر آینه اند و حزب الجود این باب تجزیه است

برائی و فحشاء است و بی‌نوی وقت بی‌وقت و بتقصید ظهارت و بعد و شرائط و دیگر و مرت این

محرک است و وقت خواندن این دعا صورت او را در خیالی آورده نگه، سینۀ آنها بر زمین می‌نهد و حرکت

اَلْاَمْرُ اَنْ تَجْعَلَ اَشْيَا فِيْ خُزْنِهِمْ وَتَخْذِيْكَ مِنْ قُدْرَتِهِمْ وَتَوَانُنِ سُوْرَةٍ تَبَيَّنَتْ اَسْوَرَةُ طَبَقِ اَلْاَمْرِ

وضع اعلام بنو عرب

معانی کربا برائے شکلات و صغوبات دیتی و عمار کربا بھارت و وطن و بے قید و در این

باب مجرب است و در عارین است لا اله الا الله الحکم الذی یشهد بان لا اله الا الله

الاعظم تتجاثر اللذات المتفرقة المستبعدة في الدنيا الخطيرة المعقدة في أسلاك موجية

رحمتك ومن انعم عليك والفينمة من كل شيء قالوا من أين كل هذا لا مدح

[illegible]

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک عورت کی طرح چلتا تھا۔

تقریباً ۱۰۰

درود پادشاه و طایفه دوم

ایہ کرو اللہ سے ملے تلو سیتا محمد علی بنی الکرمی علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام

استغفار بسیار است و در وقت غفلت یا لحظه معانی باید خواند است

برای حفظ و آفات و اسیر کتاب قوت القلوب میں سبجات عشر کو اس کام کے لئے لکھا ہے

جیل ملو عرویل عروب اکتاب اسلو چھنا چا بیٹے برزگر کوسات بار پہنچے فی قاسمہ دین سورہ

[illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَقْبِضَنَّ أَتْرُفَهُمَا ثُمَّ يَجْعَلْ لِكُلِّ وَجْهٍ مِّنْهُنَّ صُورَةً ۚ فَيَكُونُ لَكُنْهُنَّ أُسْرَىٰ ۚ يَوْمَئِذٍ يُبْعَثُ الرُّسُلُ لِيُخْبِرُوا عَنِ الْفُلِ ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا يُكَذِّبُونَ الرُّسُلَ

[illegible]

يَا قَاهِي الْمَكِيَّاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِمَ الْمُتَرَجِمِينَ (١٠) اللَّهُمَّ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَبَعْدَ عَامَيْنِ قَدْ أَجَلَيْتُ فِي الدِّينِ قَالَةَ تَيَّارًا لَعَنَهُ الْفُلُ بِمَا مَا أَتَتْ لَهٗ أَهْلُ

التمهيد إلى حفظ

الخبر

لاکھنؤ سے حفاظت

ملاحظات اساتذہ

تقریر فیض علی اللہ

فصل فی علم الحروف

ظلم ظلم سے باز آجائے گا...

مَوْجِدٌ مَا قَدَرَهُ وَوَقَّعَهُ فَإِنْ كُنْتَ لَعَلَّه
أَنْتَ لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْزِلُ عَلَيْهِ بَلَدًا لَكَ فَتَحْتَ
مَغْنَمًا لَكَ فَهَلْ كُنْتَ بِهَا مُرِيًا قَدَرًا يَأْتِي
مُعْتَدِدًا بِاللَّهِ سَوَاءٌ كُنتَ سَوَاءٌ بِرَحْمَتِهِ
سَوَاءٌ رَحْمَتُهُ ظَلَمَ ظَلَمَ بِأَرْثِيكَ يَأْتِي
بَلَاكَ بِرَحْمَتِهِ نَاقِثٌ بِاللَّهِ فِي ذُنُوبِكَ كَذَلِكَ
الْبُيُوتُ فِي شَيْءٍ لَعَلَّهَا فِي الْكُفْرِ وَفِي
بِسْمِ اللَّهِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	فَلْيُحْمَدِ
اللَّهُ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	فَلْيُحْمَدِ	بِسْمِ
الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	فَلْيُحْمَدِ	بِسْمِ	اللَّهُ
الرَّحِيمُ	فَلْيُحْمَدِ	بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنُ
فَلْيُحْمَدِ	بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ

دوسری ترکیب اس کی ہونی نے کتاب الرقيم میں چون کہی ہے کہ اس کو لوح رسا میں پر لکھ کر تمام مطلوب
وسط جدول میں لکھ کر وہ جمع کے میں ساعت میں چاہے زم آگ سے ملتی دلوں کا بزرگ
آگ سے علیہ رکھ کر وہ معمول لکھ کر ہر جائیگا فلان اللہ آتھا القابل فاعلم ان اللہ هو اعظم
الوہا کیل زرہ حق رہنے ہی ترکیب اصل کا ذکر شرح اسرار جنے میں کی ہے مگر الفاظ طے کے قدس
تفاوت میں سادہ یہ کہ ہے کہ اس نقش کو گنیں پر کن دکر کے ملکیت و زرع سرخ سے دینی
ہے واسطہ علم اور یہ لکھ ہے کہ یا لک ان یطی اللہ انما لک فیہ لک فکما سبب بیان
یذی اللہ تعالیٰ

دیکھو کس جھٹکارا

بسم اللہ والہ واد

اللہ والہ واد

ظلم ظلم سے باز آجائے گا...

برائی سو فتن جن اس کی ہونی نے کتاب الرقيم میں چون کہی ہے کہ اس کو لوح رسا میں پر لکھ کر تمام مطلوب
وسط جدول میں لکھ کر وہ جمع کے میں ساعت میں چاہے زم آگ سے ملتی دلوں کا بزرگ
آگ سے علیہ رکھ کر وہ معمول لکھ کر ہر جائیگا فلان اللہ آتھا القابل فاعلم ان اللہ هو اعظم
الوہا کیل زرہ حق رہنے ہی ترکیب اصل کا ذکر شرح اسرار جنے میں کی ہے مگر الفاظ طے کے قدس
تفاوت میں سادہ یہ کہ ہے کہ اس نقش کو گنیں پر کن دکر کے ملکیت و زرع سرخ سے دینی
ہے واسطہ علم اور یہ لکھ ہے کہ یا لک ان یطی اللہ انما لک فیہ لک فکما سبب بیان
یذی اللہ تعالیٰ

مِنْ أَمْرِ اللَّهِ الَّذِي خَفِيفٌ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِمْ بِكَايِلِينَ أَنْ تَنْفُتُمْ عَنْهُمْ
حَافِظًا لَكُمْ هُوَ تَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ فِي كَوْنِهِمْ كَوْنًا فَإِنْ تَوَلَّوْا أَكْفَلْتُمْ سِيْرَ اللَّهِ إِلَيْهِ الْأَلَا
هُوَ عَلَيْهِمْ أَنْ تَكُنْتُمْ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِرَبِّهِ بَارِئًا خَفِيفٌ كَيْسَ بِرَبِّهِ عَاطِفًا
اللَّهُمَّ مَا تَحْتَمِلُ مِنْكَ الْبَقِيَّةَ لَا تَتِمَّ وَكَأَيُّهَا يَكْفِيكَ الَّذِي لَا يَزِيدُكُمْ بِرَبِّهِ بَارِئًا
يَا اللَّهُ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ كَيْسَ كَرَامَتُهُمْ هُوَ بَارِئٌ بِرَبِّهِمْ خَامُوشٌ بِرَبِّهِمْ إِنْ كَرَامَتُهُمْ
تَقْلِيلٌ بِرَبِّهِمْ وَمَعْرُوفٌ بِرَبِّهِمْ تَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ فِي كَوْنِهِمْ كَوْنًا فَإِنْ تَوَلَّوْا أَكْفَلْتُمْ سِيْرَ اللَّهِ إِلَيْهِ الْأَلَا
بَلَاغُهُمْ إِلَى اللَّهِ مِنْكُمْ كَوْنًا فَإِنْ تَوَلَّوْا أَكْفَلْتُمْ سِيْرَ اللَّهِ إِلَيْهِ الْأَلَا

برائی ہلاک کرد

اگر ایسے نکرے ہر ایک نکرے ہر ایک ایک بار سورہ میں پڑھ کر ایک ایک نکرے
کو ایک ناک طبع میں رکھ کر بہ نیت و نام معمولہ ناز خانہ پڑھ کر مٹی سے
توپ سجود جلاک ہو جائے گا۔ ذکر کو الشیخ ابو الفعیل ابن یعقوب دَنْدَجَوْبَةُ الْقَائِلُ وَ
مُتَمَسِّدٌ وَهُوَ ثَقَّةٌ -

برائی عموم یعنی تپ زہ ایک تاکان کا بیک اس پر سورہ الم نشرح پڑھے ہر کاف پر گروہ لگا
و نوگرہ بویں بائیں ہاتھ پر نجوم کے پوتی کو عر باندہ سے اس کے اذن سے جلد تر صحت پاپ
ہو جائیگا۔ وقد جرب وصح

برائی اس مکان

سورہ فیل کو ایک طرف عام گل قدیم میں ملکہ اندر گہر و غیرہ کے دن کرے وہ
موضع مامون رہیگا۔ چنانکہ کہ یہ ظرف اس میں باقی ہے و ذالک مشہور و بجا

برائی دفع دشمن

سانہ فوری الم نشرح رکعت اول میں سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے
سے دشمن کا منہ اسکی طرف سے پیر جائیگا۔ اور کوئی رستہ اسکو اسکی طرف نہ لپیگا۔ سنوسی نے
کہا مَنْ لَا رَمَّ ذَالِكَ لَا يَصِلُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَزَالِيٌّ حَلَّيْ اسکو ایک جماعت صلوات
صلوات باوجود سہولت و دام کے نقل کرے کہ اسے۔ وَ هَذَا صَحِيحٌ كَيْسَ بِرَبِّهِ عَاطِفًا

فتم سورہ الغام

برکت اس سورہ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اسکی نص علی الاعداد و ہلاک اعداء
میں مشہور ہے کثرت سے اسی سحر کو پڑھے اور دُعیان پر و دُعیان کے دعا مانگے پر بعد
ذرائع کے دعا کرے دیر بی نے دونوں موضع کی دعا معین لکھی ہے اور بعض لوگ اسکو دُعیان
شفا لرین کے ام بارت ترکیب خاص کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سنوسی نے کہا ہے کہ واسطی و ج
مفصل سائر امراض کے اس سورت کو لکھ کر پی لے اور بدن پہلے تحفیت ہو جائیگی۔ اسی
سورہ نخل کو لکھ کر دیوار یا غریب شکافے سارا باغ
بے برگ و نم ہو جائیگا اور جس گہر میں لٹکائی جائے گی

برائی و بلی یا غ و غانہ موسمون

دشمن کی جلاوت کر دے

بخار از دہ گند

طلحات میں سون

دشمن سے جان

سورہ الغام

کسی کا نقصان نہ کرے

برہم یعنی اہل علم نے کہا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ تم سب کو مسلمان بنائے اور جہنم کے کافران کو
ناہیث بنائے کہ تم سب کو مسلمان بنائے

برائے نجات از نار صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو ستر بار پڑھے گا وہ آگ و دوزخ
سے آزاد ہو جائیگا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے نزدیک لیا کہ کلمہ الیا یعنی ذاتِ عربی و اوحی
یا الہ یا فکدہ عینک کان کسی نے حافظ ابن جریر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے من قال لا الہ الا اللہ
مستحب انما قد اشارت فی حدیثہ من اللہ صیغہ ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب
میں لکھا کہ انما الحدیث المذكورہ من اللہ صیغہ ہے و لا حجب لکلامہ فیہ بل هو بطلان کلامہ
لہ فی حدیثہ و روایتہ الا متفقنا بیکما بیان حالہ یعنی ہذا قالہ العبد المذنب و عقبہ بقولہ
لکن ینبغي التخصیص ان یقلعنا اقتداء بالمشاہد و امتثالاً لبقول من اوحی بک
و قد ذکرنا باننا لہ حدیثی میں آہا ہوں حدیث صحیحہ میں ہے کہ لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے
اور حدیثوں میں حد ذکر ایسا ہے کہ اگر ذکر پاس لیا و پرکشت اس ذکر کے بے شبہ افضل ذکر ہے
سکتی ہے کہ کوئی عین حدیث بنا نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر جائے یا کلمہ آخر کلام اسکا
ہوتا ہے تو وہ سب حدیث صحیحہ مسلم داخل جنت ہوگا۔ و بعد لفظہ فی الحدیث

برائے نجات از نار صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو ستر بار پڑھے گا وہ آگ و دوزخ
سے آزاد ہو جائیگا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے نزدیک لیا کہ کلمہ الیا یعنی ذاتِ عربی و اوحی
یا الہ یا فکدہ عینک کان کسی نے حافظ ابن جریر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے من قال لا الہ الا اللہ
مستحب انما قد اشارت فی حدیثہ من اللہ صیغہ ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب
میں لکھا کہ انما الحدیث المذكورہ من اللہ صیغہ ہے و لا حجب لکلامہ فیہ بل هو بطلان کلامہ
لہ فی حدیثہ و روایتہ الا متفقنا بیکما بیان حالہ یعنی ہذا قالہ العبد المذنب و عقبہ بقولہ
لکن ینبغي التخصیص ان یقلعنا اقتداء بالمشاہد و امتثالاً لبقول من اوحی بک
و قد ذکرنا باننا لہ حدیثی میں آہا ہوں حدیث صحیحہ میں ہے کہ لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے
اور حدیثوں میں حد ذکر ایسا ہے کہ اگر ذکر پاس لیا و پرکشت اس ذکر کے بے شبہ افضل ذکر ہے
سکتی ہے کہ کوئی عین حدیث بنا نہ ہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر جائے یا کلمہ آخر کلام اسکا
ہوتا ہے تو وہ سب حدیث صحیحہ مسلم داخل جنت ہوگا۔ و بعد لفظہ فی الحدیث

صوفیہ کا جو کلمہ طیبہ

برائے نجات از نار صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ

امام رب العزت کا دیر بار

سوال

آیات رسولی علی ملائک خاص علی

یُؤْتِيهِ سُبْحَانَ سُبْحَانَ عَلَى هَذَا تَجِدُ بَرَكَةً فِي الْفَيْلِ مِنَ الْمَسْكُونَةِ وَهِيَ حَبْرٌ
حَبْرٌ أَتَى عَلَيْهِ رُوحُ الْمَلَكِ الْإِسْمَ فِيهِ كَمَا تَبَا عَمْرِيَّتِهِ وَكَوْصَمِ

برائی تضار حاجت ایومہ الشرفی نے کہا ہے میں حضرت علی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا
عرض کیا کہ میری حاجت پر میں کس پر سے توسل کروں فرمایا کہ جو کہ حاجت ہو وہ سب سے
باشاہ ساہوچا میں بارود ماروں علیہ السلام کہ اسکی دعا قبول ہوگی۔ رَوَا آةُ الْغَاثِ عَنْ رُفِی
إِسْنَادٍ بِرَوَا هَسْبِ بْنِ شَيْبَانَ أَوْ رَعْدَةٍ مِنْ آيَاتِهِ مَنْ دَعَا بِهِ عَوْنُ يَوْمَئِذٍ عَلَى كَيْفِ
إِسْتِغْنِيَتْ لَهُ طَرِيقُ السَّعْيِ وَدَعَا كَمَا يَهْدِيهِ اس رسالہ میں گزر چکا ہے۔

برائی تفسیر بکرت جسکو کوئی مکر یا ننگی معاش یا بلا پہونچے وہ ان کلمات کو لکھ کر آپ روان
یُنْزِلُكَ مِنَ السَّمَاءِ اس سے ہم دو رکعت کہ لَبَّيْكَ اللَّهُ الْوَقِيمُ الرَّحِيمُ مِنْ الْوَيْلِ
الْفَقِيرِ إِلَى الْمَلِكِ الْبَكِيلِ رَبِّ اِيَّيْهِ مَتَّيْ الْقُرْآنُ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصُورُ وَهَيْئَتِي وَفَرَجْ عَوْنِي فَيَنْ يَنْجِلْهُ فَوَدَّ جَرِي كَيْفَ
اَلِكِ سَعَادَتِي مِنْ يَوْمِئِذٍ اَنْتَ اَلْعَلَمُ اِيَّيْكَ اَلْكَافُورُ اَلْعَالَمِينَ بِكَ وَفِيهِ
اَلْاَيَاتُ نِيْلُكَ اَلْيَقِينِ اَلْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ اس کے کتب سے فوج ہم قرب میں طول فرم ہوگا
سنوسی نے کہا اُنکی ذالک تجزئہ دیکھ لے ہو کتہ اُنکی

برائی حفظ از احتلام سوئے وقت و السمار والطارق تا حافظ ہوئے ہے پر کہ صدقہ اللہ و صدقہ
و لکھو عیدک و قلن اب اشیطان و حدک اسکو احتلام نہ ہوگا اسی طرح اگر و ابی ران پر اوم اور بیں
مان پر حواسکے گا تو ہی احتلام سے بچا رہیگا

آیات وفاء ان آیات کو لکھ کر احتلام میں ملائے سنوسی کہتے ہیں۔ قَدْ اسْتَعْتَمَلَا الْحَبْلَ بِي
بِعَدَا اَلرَّحْمَنِ وَكُنْتُمْ لَهُ الْاَيَاتُ وَشَرِّهَا اَيُّهَا الْقَبْرِيُّ وَتَدْفَنُ بِهَا اَيُّهَا الْقَبْرِيُّ وَكَمْ
يَتَوَكَّلُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكْفِيَهُمْ الشَّقَاءُ وَبِرَّكَهْ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ رَسُولِهِ
اللَّهُ يَهْدِي اَلْاَحْمَرُ عَلَى قَبْرِ اِيٍّ صَارَ حِمَا وَهِيَ تَلْشِفُ صَدْرَ قَوْمٍ مَشْهُوْ مِنْهُمْ
عَمَلُ الدِّينِ اَمَلُوا هَدَى وَشَفَا اَيُّهَا اِيَّيْكَ اَلْقُدُّوْرُ يَكُوْنُ مِنَ الْقُدْرَانِ مَا هُوَ شَفَاءُ
كَرْهَمَةٍ يَكُوْنُ مِنْهُمْ يَنْزِلُ مِنْ لَبْوَيْهَا شَرَابٌ تَخْتَلِفُ اَلْوَانُ وَفِيهِ شِفَاءُ اَلْبَلَاءِ
قَدْ اَمْرُ شَفَتْ هَمُّوْ يَشْفِيْنَ وَ قَدْ مَرِنَ وَ لَدَى لَبْنِ الصَّالِحِيْنَ اَلْحَمْدُ فَاَعْيَا اَلْاَمَلَاءُ
فَاَوْكُوْا اَيُّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينِ هُنَا كَلَامُ مَنْزِلِ وَلَدِهِ كَقَالَ
لَهُ سَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ اَلِ اَبَدَ سَلَّمَ اَيُّ اَنْتَ مِنَ الْاَيَاتِ الشِّفَاءِ تَلْشِفُهَا اَلْاَيُّهُ فِي الْاَيُّ
وَسَقَا هَالِكُهُ قَبْرِي فِي الْمَدِينِ كَسَا لَهْ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى اَلْاَيُّهُ كَلَامُ اَلْمَدِينِ

فردی معاش و روزگار

و ایسی آیت از قرآن است که اگر کسی احتلام میں ہو تو اسے پڑھ کر احتلام سے بچے گا۔

آیات شفاء

بڑی تسلی اور ناز میری ہے | جس شخص کو مل کسی صورت سے متعلق ہو جو اس کے کمال پر قدرت و ہمت کا اندازہ پاسے کہ اس سے تسلی ہو جو اس کو بھول ہو اور توں جو کو تسلی پر لکھ کر رہا نہ ہو اس سے کہ نہیں میں کہہ
 ارنے میں دن اسی طرح کرے اس کو بھول جائیگا | اے قیامی دل درگم دہر نہایت پڑے۔
 وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنفُثُ كَلِمَةً كَبِيرَةً لِّمَنْ يَرْجُو هُمْ كَلِمَةٌ كَانَتْ يَوْمَئِذٍ مُّؤَكَّدَةً لِّمَنْ يَخَافُ الْيَوْمَ إِتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ
 میں قبل کہی تھی کہ آج ما کہ لایا بیسی مؤکد بن تھی کہ کذا و کذا ان شاء اللہ تہ پہ خطہ اسکا
 دل میں نہ آئیگا۔ کا ہو جو ب

برآ زوال حبس جبر شخص پر غلبہ شہوات جمائے کا ہو۔ وہ ایک طرف تعلیم میں ہر وہ نام اللہ تعالیٰ کا ذکر کر دیا، دیکھنا یہ میرا اس لئے جس کے آیت ہے عظیم قدر علیہ السلام عظیم یم عز و کریم بلکہ ہمارے سادہ انسان کے اس کمال میں جوش محبت باذن خدا سر نہ جائے گا۔

برای انجام حاجت **سجده کرام** کے کسی پاس جلتے تورہ میں یہ آیت پڑھنا یا تو اللہ تعالیٰ اس حاجت کو
پورا کر دے گا۔ **وَمَا تَكُنْ مِنْهُمْ مَبْشُورًا** اے نبی! تو ان میں سے کسی کو خوشخبری نہ پہنچا دے گا۔ **وَمَا تَكُنْ مِنْهُمْ مَبْشُورًا** اے نبی! تو ان میں سے کسی کو خوشخبری نہ پہنچا دے گا۔

برای حفظ دلالت و منزلت **جب چوہرہ صوفی شمس علیہ السلام کا مشہور مرقوم اسم اللہ کبیر کہ یہ دعا اس**

[illegible]

برای صلح بین الزبیرین
اس مرتکب است و این خنجر شقاق بین آنها افتاد و عکس از آن اهل و کما
قربان اهلک این یزید اعدا حاکم این الله بینها و قول یعزله لکم اما لکم و قوله و این امر و اخافت
من بجهلها تشویر او را و اما ای قول الصلح خیر و قول عیسی الله من یصل بینکم و بین الذین
فاویهم منهم یهودا

برائی سپہ سالار است ایک ناکار بخش من یہ آیات کہے گا کہ تم کہ میری دعا بکشتوا لا ارحمتہ او تمھارا
 قول لکن کان فی قصۃ جند عترة کا قول لا یب تاخرتہ کا تم کہ میری دعا الی قولہ بکشتوا لا ارحمتہ
 انشئت اری لا فخلت پھر لکھو بائی سے لکھو کہ ہوا اس کی آئی شک نہ پڑے کہ یہ باذن خدا ملے یہ پڑے یا ایک ایسی
 صفت لکھا کہ شبیر بانی کا بائی میں سرعت و لاوارح کے لئے بکشتوا لا ارحمتہ

[illegible]

إِنِّي أَنزَلْتُكَ أَصْحَابَ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدِّلُوا
 مَا فِي الْأَرْضِ لَنُغَيِّرَنَّ بِهَا سَيِّئَاتِهِمُ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ يُرْسِلُ اللَّهُ قُرْآنًا مِّنْ لِّسَانٍ مِّنَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١٠٥ الرُّسُلُ يَأْتِيهِمُ الْبَيِّنَاتُ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى أَمْرٍ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
 وَكَتَبِهِمْ وَرُسُلِهِ لَا يَخْفَىٰ بَيْنَ أَخْيَرٍ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَوَّلِهِمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا عَفْرُوكَ رَبَّنَا
 وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝١٠٦ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَوَّلُ مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ وَنَبَا
 لَا تُؤْخَذُ تَأْنِينَ لِّسِنَا أَوْ أَعْطَانَا رَبَّنَا وَلَا لِحِجْلِ عِلْمِنَا وَهُوَ الْكَافَّةُ عَلَى الَّذِينَ
 مِن قَبْلِكَ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا حَمَلْنَا لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّتَ
 مُلْكُ نَارِ الْغَوْثِ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝١٠٧ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي
 سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُحْيِي الْمَيِّتَ وَيُطْفِئُ السَّنَةَ وَالشَّمْسُ
 وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْجُورَاتٌ بِأَمْرِهِ ۝١٠٨ لَّا يَخْلُقُ دَاكِلَهُ الْخَلْقِ وَالْأَمْرُ تَارِكُ
 اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝١٠٩ أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَقَرُّوْا وَتَغْنَمُوا إِنَّهُ لَا يُجِيبُ الْمُتَكِبِينَ وَلَا تَقْدِرُوا
 فِي الْأَرْضِ قَدْرًا جَدًّا أَوْ غَوْثًا أَوْ طَغَايَا رَحْمَةً اللَّهُ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ
 قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا إِلَهُكُمْ إِنَّمَا تَدْعُوا فِئْلَةً أَلْسِنَةٍ حَشَوٰى لَا يَخْلُصُ بِهَا شَيْءٌ وَلَا
 تَخَافُتُمْ بِهِمُ الْآفَتِمْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝١١٠ ثَلُثُ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ يَجُوزُ وَلَدًا أَوْ لَمْ
 يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْكَافِرِينَ وَلَكِنَّهُمْ لَهُ رُؤُوسٌ مِنَ الدَّيْلِ وَكَثْرَةُ مُتَكَبِّرِيهَا وَالصَّافَاتِ مَقَامًا
 قَالُوا جَوَابُ زُهْرًا أَلَا تِلْكَ آيَاتُ وَكُرْآنُ الْإِنشَاءِ لَوْ جِدَّ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
 بَيْنَهُمَا وَرَبُّ النَّارِ إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءِ الْمَذْكُورِ بِمَا نَزَّلْنَا الْكُتُبَ فَهَاتُوا مِن كُلِّ حَيْكَلٍ
 مَّارٍ وَلَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْأَلَمَانِ إِلَّا سَمْعًا وَيَقْدِرُونَ مِن كُلِّ حَاثٍ دُخْرًا وَآلِهَةً مَّعَذَاتٍ
 وَاسِيٍّ إِلَّا مَن تَحْتِ الْخَلْقَةِ فَاتَّبَعُوا شَهَابًا تَأْوِيًا فَاسْتَعْصَمُوا هُمْ أَهْلُ شَدِّ خَلْقًا
 أَنَّهُمْ مَن خَلَقُوا أَنفُسَهُمْ مِن طِينٍ لَا رَيْبَ يَأْمُرُ الْجَبَّتِ الْأَمْرُ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ
 أَن تَنْفَعُوا وَآمِنُوا أَطَارَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ نَالَقَدُّوْا الْإِسْقَافُ وَتِ الْإِسْقَافُ مَبَايِ
 الْأَوَّلِ وَكُلُّهَا تَكُونُ بِرَسُولٍ عَلَيْهَا شُعَاعٌ مِّن نَّارٍ وَهَامِسٌ فَلَا تَصَوِّرَاتُ لَوْ تَوَلَّوْا
 هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَافًا مُّصَدِّقًا مِّنْ حَشِيمَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ
 نَضُوبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝١١١ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
 هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝١١٢ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ الْمُسَلِّمُ
 الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّنُ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ
 الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ لَيْسَ لَكُمُ مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْغَفُورُ

و ادیم ترا از گنج مقصود نشان
گر ما نرسیدیم تو باری باری

وَبِاللّٰهِ التَّوَكُّلُ فَقَوْمُ الْمُسْتَعَانِ وَخَيْرُ رِثَتِي وَخَيْرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ
وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُوْلِهِ وَخَيْرِ خَلْقِهِ خَيْرٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ - اِلَى يَوْمِ الدِّينِ هـ

٢ ٣ ٤ ٥ ٦

بقلم خود غلام حیدر خورشیدی گھوڑیانہ ضلع سیالکوٹ
ڈاک ٹیبلٹ پھوپال والہ تحصیل ڈک

کریم النجوم زبان اردو

کتاب ہمارے مددگار ہے بیش قیمت و جامع ہے یہ عالم نجوم کے خواندہ کی مانند ہر سہ ہونے ہیں۔ وہ یہ کتاب ہے کہ جس کا
 ہر خاص عام کے پاس ہونا ضروری ہے نہایت پرانے عرصہ میں اس کا کھانا کھانے کو شش مزید سے یہ دفتر نجوم میں
 یا ہے اور سری ہمارا صاحب بہادر سرگپاش علی علیہ السلام نے اپنی دست مبارک سے پہنچ ایک سو عید نقد اور ریشہ خلدت
 قیمتی پہنچ ایک سو عید کتاب ہر کے صلیب مصنف مرحوم کو بطور نفع اعلیٰ میں سے عمدگی کتاب ہر کی پوری پوری صداقت
 ہوتی ہے علاوہ ان چند سارے نیکیت و بودہم گنجائش شہناز باذیل میں بھی کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب ہر
 کی حقیقت و توفیق و توصیف کی جاؤں ہے اس کے چند مضامین بطور نمونہ پیش کرتے ہیں مفصل باذیل ہیں ۵۰) طریقہ استخراج
 وقت ہر ش ڈرائی داری ۲۰) نتیجہ حرکت تمام اجزائے آسمانی ۳۰) عورت خاوند کی سازگاری قیل از شادی یا نہ از شادی
 یا بھالت خانہ داری ۴۰) ہر حیت مقدمہ کنشی یا لائی ۵۰) چار طرح کے نور و زون سے ہر آئندہ سال کا حال دریافت کرنا۔
 ۶۰) آئندہ سالوں کے سورج اور چاند گرہن اور ان کی تاثیرات ۷۰) تقویم کیمیا بہ نسبت در بیت مرہم نو خانہ میر
 اسد و غلام ۸۰) تاثیرات سیارگان بر مکان ۹۰) مختصر نظم تہی زن و مرد ۱۰۰) گمشدہ اشیاء کی نسبت حالات دریافت
 زنا و غیرہ وغیرہ ان قسم حالات کتاب ہر کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں قیمت کتاب ہر کا خانہ عام ان
 کتابتیں بدیہ چار آنہ کے ہر ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۰ روپیہ مقرر کی گئی ہے خوشخط کاغذ و منی صفات ۲۹۶۔

گنجینہ حکمت

رسالہ کشفہ جا ظہیری

۱۰) کتبہ حکیم حادق فضل حسین صاحب صاحبان اس زمانہ
 میں نہ وقت غیر متعین حرف شناسی کو بھی میرے جس میں
 کل جنسی راز حکمت جو جنگ سینہ بین چلے گئے تھے۔
 سب سے پاؤں تک امراض کا علاج ٹیکوں سے تحریر کیا
 گیا ہے ایک مجموعہ حکمت ہے جس میں کشفہ بات پر قسم ۱۰
 پہل ترکیب سے درج کئے ہیں جو ہر فرد بشر آسانی سے
 نامکمل ہے جو یاد رکھو کہ یہ بند ہے قیمت ۱۰۰۔

۲۰) کتبہ حکیم حادق فضل حسین صاحب صاحبان اس زمانہ
 میں نہ وقت غیر متعین حرف شناسی کو بھی میرے جس میں
 کل جنسی راز حکمت جو جنگ سینہ بین چلے گئے تھے۔
 سب سے پاؤں تک امراض کا علاج ٹیکوں سے تحریر کیا
 گیا ہے ایک مجموعہ حکمت ہے جس میں کشفہ بات پر قسم ۱۰
 پہل ترکیب سے درج کئے ہیں جو ہر فرد بشر آسانی سے
 نامکمل ہے جو یاد رکھو کہ یہ بند ہے قیمت ۱۰۰۔

ملنے کا پتہ:- ملک علام محمد تاجرت کتب کشمیری بازار لاہور